بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن وسنت کی روشنی میں علاج بمطابق نظریہ مفرد اعضاء

دستور الطبیب

مصنف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی مدظلہ العالی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین

☆......☆......☆

تقریظِ سعید

تمام تعریف وتوصیف اس حکیم مطلق کے لیے ہے جس نے حکمت ودانائی کو تخلیق کیا۔

کروڑ ہا درود وسلام اس ذاتِ بابرکت پر جس نے حکمت ودانائی کو تقسیم کیا۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور قرآن ایک مکمل نسخۂ شفا۔ جس میں ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا بہترین علاج موجود ہے۔ اس نسخۂ شفا کو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے سب سے بڑے حکیم فخر آدم آقائے دو جہاں ﷺ کے ذریعے نوعِ انسانی تک پہنچایا۔ **یؤتی الحکمة من یشاء و من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا**

جس حکمت ودانائی کا مظاہرہ سید الکونین ﷺ نے کیا وہ بے مثال ہے۔

علاج معالجہ میں اصول ودستور کو پیش نظر رکھنا جہاں معالج کی کامیابی کا ذریعہ ہے وہاں مریض کے لیے نوید صحت ہے نظریہ مفرد اعضاء ایک عظیم اور جدید طریقۂ علاج ہے جس کے مطابق علاج یقینی اور بے خطا ہوجاتا ہے۔

محترم جناب پیر غلام رسول قاسمی صاحب نے قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں علاج بذریعہ نظریۂ مفرد اعضاء کو ''دستور الطبیب'' میں جس احسن انداز سے پیش کیا ہے اس پر وہ مثال بلا مبالغہ صادق آتی ہے کہ دریا کو نہیں سمندر کو کوزے میں بند کردیا ہے۔ اس میں بڑی جامعیت کے ساتھ مختصر انداز میں اہم اور ضروری امور کو بیان کردیا گیا ہے۔ جس سے مؤلف کی طب کے ساتھ لگن اور انکے ذوقِ سلیم کی عکاسی ہوتی ہے۔ بالخصوص انہوں نے قرآن وسنت سے جو تمام علوم وفنون کا سرچشمہ ومنبع ہے جو رہنمائی حاصل کی ہے وہ سارے مضمون کو بس منور کردیتی ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مصنف دامت برکاتہم کو دارین اس کوشش کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور قارئین کو پورا پورا فائدہ نصیب فرمائے۔ آمین

خادم طب معالج نظریہ مفرد اعضاء

حکیم صفدر علی صفوری

صفوری دواخانہ اسلام پورہ نزد پرانا پل سرگودھا تاریخ 20 نومبر 2006ء

سرچشمۂ طب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَافِرِ الذُّنُوْبِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْاَبْدَانِ وَالْقُلُوْبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

اللہ کریم دنیا میں مادی طور پر انسان کی تخلیق مرد اور عورت کے مخلوط نطفے سے فرماتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ یَّخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ یعنی انسان کو چاہیے کہ غور کرے، وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے؟ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو کمر اور چھاتیوں سے نکلتا ہے (الطارق: ۵ تا ۷)۔ اس آیت میں کمر سے نکلنے والے پانی سے مراد مرد کی منی ہے جس کا خزانہ مرد کی کمر میں ہوتا ہے اور چھاتیوں سے نکلنے والے پانی سے مراد عورت کی منی ہے جس کا خزانہ عورت کی چھاتیوں میں ہوتا ہے۔ بچے کی تخلیق میں مرد اور عورت کی نکلنے والی ساری کی ساری منی استعمال نہیں ہوتی بلکہ مرد کا صرف ایک جرثومہ عورت کے صرف ایک جرثومے میں پیوست اور مخلوط ہو کر بچے کی بنیاد رکھتا ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے: اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ یعنی ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے (الانسان: ۲)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ کُلِّ الْمَاءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ یعنی بچے کی پیدائش پر سارے کا سارا پانی استعمال نہیں ہوتا (مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۶۴)۔ گویا محض ایک نطفے یا جرثومے سے بچے کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

حبیب کریم ﷺ نے مزید وضاحت فرمائی ہے کہ: اِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَ مَآءَ الْمَرْأَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّہِمَا عَلَا اَوْسَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ الشِّبْہُ یعنی مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے جب کہ عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے ان میں جو پانی غالب آ جائے یا سبقت لے جائے، بچے کی شکل و شباہت اسی پر جاتی ہے (صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)۔

اللہ کریم نے تخلیقِ انسانی کا مکمل ضابطہ (Process) اس طرح بیان فرمایا ہے کہ :
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ یعنی بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسے ایک نطفے کی شکل میں محفوظ مقام میں رکھا، پھر ہم نے اس نطفے کو خون کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو چبائے ہوئے نوالے کی طرح کی بوٹی بنایا، پھر ہم نے اس گوشت سے ہڈیاں پیدا کیں۔ بالآخر ہم نے اُس کو ایک نئی مخلوق کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ پس اللہ بہت ہی برکت والا ہے جو بہترین خالق ہے (المومنون: ۱۲ تا ۱۴)۔

اس آیت شریفہ میں رحم مادر کے اندر بچے کے مدارج بیان ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے پانی یا نطفہ ہوتا ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد یہ نطفہ سخت ہو کر جم جاتا ہے جسے علقہ کہا جاتا ہے۔ علق سے مراد لٹکی ہوئی یا معلّق چیز ہے جو نہ پانی ہے اور نہ گوشت۔ بلکہ پانی اور گوشت کے درمیان معلّق ہونے کی وجہ سے علقہ کے نام سے موسوم ہوئی ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد یہ علقہ مزید سخت ہو کر باقاعدہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے جسے مضغہ کا نام دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں مضغہ کا لفظی معنی ہے چبایا ہوا نوالہ۔ جب نوالے کو چبا کر اکٹھا کر دیا جائے اور پھر اس پر دانتوں کے نشانات باقی ہوں تو اسے عربی میں مضغہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اس مضغہ میں مزید سختی آتی ہے اور وہ ہڈی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس ہڈی پر گوشت اور چمڑا چڑھا دیا جاتا ہے۔

محبوب کریم ﷺ نے اس کی مزید وضاحت اس طرح فرمائی ہے کہ : **اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ یُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَةً ، ثُمَّ یَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ یَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَیْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، فَیَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ، ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ** یعنی انسان اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر وہ علقہ بن جاتا ہے، پھر چالیس دن گزرنے کے بعد وہ مضغہ بن جاتا ہے، پھر چالیس دن گزرنے کے بعد اس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے (مسلم، بخاری، مشکوٰۃ صفحہ ۲۰)۔

بچے کی تخلیق کے یہ تمام مراتب سورۃ حج میں بھی بیان ہوئے ہیں۔اسکے آگے ارشاد فرمایا کہ:وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلیٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلیٰ اَرْذَلِ الْعُمُرِ یعنی ہم ایک مقرر میعاد تک تمہیں رحم میں رہنے دیتے ہیں، پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں، پھر تمہیں تمہارے شباب تک پہنچاتے ہیں، اور تم میں سے بعض فوت ہو جاتے ہیں اور بعض کو سخت بڑھاپے تک پہنچا دیا جاتا ہے(الحج:۵)۔

پاک ہے وہ ذات جس نے انسان کو اپنی تخلیق کا شاہکار بنایا۔اور سچے ہیں وہ رسولِ کریم ﷺ جنہیں اللہ کریم نے اس قدر تعلیمات دے کر بھیجا۔اور خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں ایسے عظیم معلم کی تعلیمات کو قبول کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔آمَنَّا بِهٖ وَ صَدَّقْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ

اللہ کریم جل شانہ نے سب سے پہلے اپنے نبی حضرت محمد کریم ﷺ کے نور کو براہ راست پیدا فرمایا۔پھر اس نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔اسی نور سے اربعہ عناصر بھی پیدا ہوئے جن سے انسان مرکب ہے۔اولیاء کریم اپنے وجود میں اربعہ عناصر کی فکر اور مراقبہ مکمل کر لینے کے بعد نورِ محمدی کا مراقبہ کرتے ہیں یعنی ہر چہ ہست ہمہ نور است ۔ پھر اس کے بعد ذاتِ باری تعالیٰ کے مشاہدہ (كَمَا يُمْكِنُ فِي الدُّنْيَا) میں مشغول و مستغرق ہوتے ہیں۔گویا انسان اپنی تخلیق میں بھی نورِ محمدی کے توسط کا محتاج ہے اور معرفت الٰہیہ کے حصول میں بھی اسی نورِ سرمدی میں سے ہو کر جانے کا پابند ہے۔ بالکل اسی طرح اخلاقِ محمدی سے دوری بیماریوں کا باعث بنتی ہے اور آپ ﷺ کی لائن پر آ جانے سے شفا نصیب ہو جایا کرتی ہے۔آپ ﷺ کے اسماء گرامیہ میں ایک نام ''شَافٍ'' ہے یعنی شفا دینے والے۔اس نام مبارک کے پس منظر میں مذکورہ بالا حقائق پوشیدہ و پنہاں ہیں۔سرچشمۂ شفا حضرت سیدنا محمد المصطفیٰ ﷺ نے اس دھرتی پر اتنے زیادہ لوگوں کو روحانی اور جسمانی شفا بخشی کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر سبقت لے گئے۔آپ ﷺ کی نگاہِ اقدس نے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں استعدادِ نبوت تک پیدا کر دی۔مگر آپ ﷺ کی خاتمیت کے پیش نظر کسی صحابی کو خلعتِ نبوت نہ پہنائی گئی کہ نبوت استعداد سے نہیں بلکہ عطا سے ملا کرتی ہے اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد اس عطا کا دروازہ بند ہے۔

جس طرح نبی کریم ﷺ خدا کی خدائی کی دلیل ہیں اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی کریم ﷺ کی رسالت کی دلیل ہیں۔ زیادہ سے زیادہ مریضوں کا شفا پا جانا طبیب کے کامل ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمانِ غنی اور سیدنا علی المرتضی علیہم الرضوان استعدادِ نبوت کے باوجود نبوت کی بجائے بالترتیب خلافت سے نوازے گئے اور ان کے علاوہ اہل بیت اطہار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال بھی کسی دوسرے پیغمبر کے ہاں نہیں ملتی۔

آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا اسی لیے قرآن بھی شفا دیتا ہے۔ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل: ۸۲)۔

نماز آپ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں بھی شفاء ہے اَلصَّلٰوةُ شِفَاءٌ (ابن ماجہ صفحہ ۲۴۷)۔

الغرض طب جسمانی کی بات ہو یا روحانی حوالے سے دنیا، قبر اور آخرت کے تمام مراحل کی بات ہو وسیلہ دارین حضرت محمد کریم ﷺ کے واسطہ اور وسیلہ کے بغیر کہیں بن نہیں پڑتی۔

اے اللہ کریم تیرا یہ عاجز و مسکین بندہ تجھے تیرے محبوب نبی حضرت محمد کریم ﷺ کا واسطہ دیتا ہے۔ مجھ سے دین دنیا اور آخرت میں درگزر فرما۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ الشَّفِيْعِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

نوٹ:۔ فقیر نے اپنے استاذِ مکرم حضرت قبلہ سید دلدار حسین شاہ صاحب قادری خضری دامت برکاتہم العالیہ، محترم جناب حکیم صفدر علی صاحب صفوری اور استاذ العلماء حضرت علامہ غلام رسول صاحب فیضی سے علوم طبیہ سیکھے اور ان کے علاوہ بے شمار حکماء سے مشاورت اور استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ فقیر کے محسنین کو جزائے خیر اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اس کتاب کو مرتب کرتے وقت فقیر نے قرآن وسنت، اپنے اساتذہ کے فرمودات اور اپنے تجربات وآراء کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا۔

رہبر نظریہ مفرد اعضاء، طبِ یونانی، قانونچہ اور کتبِ مفردات وکشتہ جات۔

فقیر غلام رسول قاسمی ۲۳ ذیقعد ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکتۂ آغاز ← پانی، مٹی، ہوا، آگ

پہلا باب امورِ طبعیہ

امورِ طبعیہ سے مراد انسانی جسم کے وہ اجزاء اور امور ہیں جن پر انسانی بدن قائم ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک جزو بھی ختم ہو جائے انسانی بدن کا وجود قائم نہیں رہ سکتا۔ امورِ طبعیہ سات ہیں۔ ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، ارواح، قویٰ اور افعال۔ ان میں سے ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ ارکان

اللہ تعالی نے انسان کو چار عناصر (ارکان) سے پیدا فرمایا ہے۔ پانی، مٹی، ہوا اور آگ۔ قرآن میں ارشادِ خداوندی ہے۔ ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندگی بخشی (الانبیآء:۳۰) پھر انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا (السجدہ:۷)۔ اور جب مٹی اور پانی کو آپس میں ملا دیا تو لیسدار مٹی (طینِ لازب) تیار ہو گئی (الصافات:۱۱)۔ پھر جب اسے ہوا میں خشک کیا تو انسان کا خشک مگر کچا پتلا تیار ہو گیا جس کی مٹی ابھی تک بدبودار تھی۔ صَلۡصَالٍ مِنۡ حَمَإٍ مَّسۡنُوۡنٍ (الحجر:۲۶) پھر جب اسے آگ کے ذریعے پکایا تو بدبو مر گئی اور ٹھیکریوں کی طرح کا پتلا تیار ہو گیا صَلۡصَالٍ کَالۡفَخَّارِ (الرحمٰن:۱۴)۔

ثابت ہوا کہ انسان پانی، مٹی، ہوا اور آگ سے مرکب ہے۔ انہی چار عناصر کو طبی زبان میں ارکان کہا جاتا ہے۔ انہی ارکان کے اعتدال کا نام تندرستی اور صحت ہے۔ اور ان کے عدم توازن کا نام بیماری ہے۔ انسان کے اربعہ عناصر سے مرکب ہونے اور انہی کے عدمِ اعتدال سے بیماری پیدا ہونے پر تمام حکماء، مشائخ اور اولیاء کا اجماع ہے مگر یہ اجماع شرعی نہیں ہے بلکہ زوائد میں سے ہے۔ اگر آپ قرآن سے ثابت ہونے والی ترتیب میں غور کریں تو آپ دیکھیں گے کہ سب سے پہلے پانی، پھر مٹی، پھر ہوا اور پھر آگ کا نمبر آتا ہے۔ انسانی امراض کا علاج بھی بالکل اسی ترتیب سے کیا جاتا ہے۔ اگر بدن میں پانی کی مقدار بڑھ جائے تو کسی طریقے سے مٹی میں اضافہ کر دینے سے پانی جذب ہو جاتا

ہے اور شفامل جاتی ہے۔اور اگر مٹی کی مقدار بڑھ جائے تو کسی طریقے سے ہوا میں اضافہ کردینے سے شفا ہو جاتی ہے اور اگر ہوا کی مقدار بڑھ جائے تو آگ میں اضافہ کردینے سے شفا ہو جاتی ہے اور اگر آگ بڑھ جائے تو دوبارہ پانی میں اضافہ کردینے سے شفا ہو جاتی ہے۔

قرآن وسنت سے مرض اور شفاء کے فلسفہ کی اصل بنیاد کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد آئندہ صفحات میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

2۔مزاج

آپ پڑھ چکے ہیں کہ انسان چار ارکان سے بنا ہے۔ پانی، مٹی، ہوا اور آگ۔ان میں سے ہر ایک کا الگ مزاج ہے۔پانی کے مزاج میں تری، مٹی کے مزاج میں سردی، ہوا کے مزاج میں خشکی اور آگ کے مزاج میں گرمی پائی جاتی ہے۔

3۔اخلاط

یہ چار ارکان انسانی بدن میں اخلاط کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔اخلاط خلط کی جمع ہے۔ پانی سے بلغم، مٹی سے ہڈیاں، ہوا سے سودا اور آگ سے صفرا پیدا ہوتا ہے۔

☆۔ بلغم کا مرکز دماغ، سودا کا مرکز دل اور صفرا کا مرکز جگر ہے۔

☆۔ بلغم کا رنگ سفید، سودا کا رنگ سیاہ اور صفرا کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔

☆۔ بلغم کا ذائقہ پھیکا، سودا کا ذائقہ ترش، اور صفرا کا ذائقہ نمکین ہوا کرتا ہے۔

☆۔ بلغم سے اعصابی خلیے (ٹشوز) بنتے ہیں، سودا سے عضلاتی خلیے بنتے ہیں اور صفرا سے غدی خلیے بنتے ہیں۔انسانی جسم میں سب سے اوپر اعصاب، ان کے نیچے غدود، غدود کے نیچے عضلات اور سب سے نیچے ہڈیاں ہوتی ہیں۔

4۔اعضاء

دل، دماغ اور جگر تینوں اعضائے رئیسہ کہلاتے ہیں۔ان میں سے ہر عضو کے اوپر دو جھلیاں چڑھی ہوئی ہیں۔ان دونوں جھلیوں کا تعلق دوسرے دو اعضائے رئیسہ سے ہے۔دماغ کے ماتحت اعصاب، جگر کے ماتحت غدود اور دل کے ماتحت عضلات کام کرتے ہیں۔تفصیل اس طرح ہے۔

دماغ کے تحت کام کرنے والے اعضاء(اعصابی اعضاء):۔

تمام اعصاب (پٹھے) جلد و کان کا بیرونی حصہ، ناک کی چونچ اور بال کی طرح بارک نالیاں (عروق شعریہ)۔اعصابی اعضاء کی دو قسمیں ہیں۔خبر رساں اور حکم رساں۔انکی تفصیل قوئ کی بحث میں آ رہی ہے۔

سیدنا مولا علی المرتضی ﷺ فرماتے ہیں کہ عقل کا مرکز دماغ ہے(التمہید از ابوالشکور سالمی رحمہ اللہ)۔قرآن شریف میں ہے کہ :لَهُمْ قُلُوْبٌ لَا يَفْقَهُوْنَ بِهَا یعنی ان لوگوں کے پاس دل تو موجود ہیں مگر ان سے سمجھتے کچھ نہیں(الاعراف:۱۷۹)۔اس آیت میں قلب کے اوپر چڑھی ہوئی اعصابی جھلی کی خرابی کی طرف اشارہ ہے جو قلب کو دماغ کے ساتھ مربوط رکھتی ہے۔

قلب کے ماتحت کام کرنے والے اعضاء(عضلاتی اعضاء):۔

عضلاتی اعضاء کی دو قسمیں ہیں۔ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات۔ارادی عضلات میں ہونٹ، زبان، آنکھیں، گوشت اور قضیب شامل ہیں جب کہ غیر ارادی عضلات میں دل، پھیپھڑے، معدہ اور شریانیں شامل ہیں۔

عربی زبان میں دل کو قلب کہا جاتا ہے۔قلب کا معنی ہے الٹی چیز یا پلٹ دینا۔اسی سے انقلاب کا لفظ بنا ہے۔دل کو قلب اس لیے کہتے ہیں کہ یہ انسان کے سینے میں الٹا لٹکا ہوا ہے اور اس

لیے بھی کہتے ہیں کہ یہ خون کو واپس جسم کی طرف پلٹا دیتا ہے۔

معدہ بدن کا حوض ہے

اطباء معدے کو عضوِ رئیس تسلیم کریں یا نہ کریں، ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ لیکن یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ غذا اور دوا ہو یا زہر، ہر چیز نے سب سے پہلے معدے میں ہی پہنچنا ہوتا ہے۔ یہیں پر اخلاط کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور بیماری یا شفاء میں معدے کا ایک عظیم کردار ہے۔ حبیبِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ معدہ بدن کا حوض ہے اور نالیاں اسی میں آ کر گرتی ہیں جب معدہ صحیح ہو تو نالیاں (عروق) صحت مند مواد لے کر یہاں سے نکلتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہو تو نالیاں بیمار اجزاء لے کر نکلتی ہیں (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۰)۔

یہی وجہ ہے کہ کسی دوسرے مرض کا علاج کرنے سے پہلے معدے کی اصلاح ضروری ہے۔ اگر انسان کا ہاضمہ اور قبض وغیرہ درست ہو تو بیماریاں بہت کم لگتی ہیں اور اگر کوئی بیماری لگ بھی جائے تو جلد شفاء ہو جاتی ہے۔

جگر کے تحت کام کرنے والے اعضاء (غدی اعضاء):۔

غدودوں کی دو قسمیں ہیں۔ غددِ ناقلہ اور غددِ جاذبہ۔ جو غدود مواد کو خون سے باہر خارج کرتے ہیں انہیں غدد ناقلہ کہا جاتا ہے اور جو غدود مواد کو جسم سے جذب کر کے خون میں شامل کرتے ہیں انہیں غددِ جاذبہ کہا جاتا ہے۔ جگر، گردے، مثانہ، آنتیں، وریدیں خصیے، رحم غددِ ناقلہ ہیں جب کہ تلی اور لبلبہ غددِ جاذبہ ہیں۔ اللہ کریم جل شانہ ارشاد فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ یعنی ہم نے انسان کو جگر میں پیدا کیا ہے (البلد:۴)۔ اس آیت شریفہ میں رحم کو کبد یعنی جگر قرار دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے رحم ایک غدی عضو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کا مزاج صفراوی ہوتا ہے۔ بچے کی شکل وصورت بنانا بھی جگر کی قوت مصورہ کے ذمے ہوتا ہے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْخَلَّاقِ الْعَلِیْمِ الْحَکِیْمِ

5۔ارواح

اعضاء رئیسہ کی مسلسل فعالیت اور رگڑ (Friction) کی وجہ سے ان کے اردگرد گیس کی طرح کے نہایت لطیف بخارات پیدا ہوا جاتے ہیں۔ جنہیں طبی زبان میں ارواح کہا جاتا ہے۔ قلب کے اردگرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ حیوانی، دماغ کے اردگرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ نفسانی اور جگر کے اردگرد پیدا ہونے والی روح کو روحِ طبعی کہا جاتا ہے۔ ان ارواح کا اس روح سے کوئی تعلق نہیں جسے اللہ کریم نے انسان میں پھونکا ہے اور اس کا بدن سے انقطاعِ تعلق موت کہلاتا ہے۔

شریانوں میں خون کی گردش کی وجہ سے جو لطیف روح جنم لیتی ہے اسے روحِ دموی کہتے ہیں۔ خون کے اندر ہی ریح بھی شامل ہوتی ہے جو خون کو متحرک رکھتی ہے۔ ریح، روح اور خون کے اعتدال پر قوت جسمی و مردمی کا دارومدار ہے۔

6۔ قویٰ

قویٰ قوت کی جمع ہے۔ تینوں اعضائے رئیسہ کو اللہ کریم نے مختلف قوتوں سے نوازا ہے۔

قوتِ طبعی:۔ اس کا مرکز جگر ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ بقائے شخص اور قوتِ بقائے نسل۔ قوتِ بقائے شخص کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ غاذیہ اور قوتِ نامیہ۔ قوتِ غاذیہ جسم کو غذا فراہم کرتی ہے اور قوتِ نامیہ جسم کی نشوونما کرتی ہے۔ قوتِ غاذیہ کی چار خادم قوتیں ہیں۔ قوتِ جاذبہ، قوتِ ماسکہ، قوتِ ہاضمہ اور قوتِ دافعہ۔ قوتِ بقائے نسل کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ مولدہ اور قوتِ مصورہ۔ قوتِ مولدہ وہ ہے جو منی کو پیدا کرتی ہے اور قوتِ مصورہ وہ ہے جو اعضاء کی شکل وصورت کو ترتیب دیتی ہے۔

قوتِ نفسانی:۔ اس کا مرکز دماغ ہے۔ اس قوت کی مدد سے انسان احساس کرتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ قوتِ مدرکہ اور قوتِ محرکہ۔ قوتِ مدرکہ کے پانچ خادم ہیں۔ جنہیں حواسِ خمسہ ظاہریہ کہا جاتا ہے۔ آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ یا جلد۔ ان پانچ اعضاء میں بالترتیب قوتِ باصرہ، قوتِ سامعہ، قوتِ شامہ، قوتِ ذائقہ اور قوتِ لامسہ پائی جاتی ہیں۔

دماغ کے اندر بھی پانچ حواس موجود ہوتے ہیں۔ حسِ مشترک، حسِ خیال، قوتِ واہمہ،

قوتِ حافظہ اور قوتِ متصرفہ۔ ان پانچ قوتوں کو حواسِ خمسہ باطنیہ کہتے ہیں۔

قوتِ محرکہ وہ قوت ہے جس کے ذریعے دماغ مختلف قسم کے احکام صادر کرتا ہے۔ مثلاً قوتِ مدرکہ کے ذریعے دماغ نے یہ ادراک کر لیا کہ فلاں جگہ پر خارش ہو رہی ہے۔ اور قوتِ محرکہ کے ذریعے دماغ نے ہاتھ کو حکم دیا کہ اس جگہ پر جا کر خارش کرو۔ یہ سارا کام دماغ کے ماتحت کام کرنے والے اعصاب کرتے ہیں۔ ادراک کرنے والے اعصاب کو خبر رساں اعصاب کہتے ہیں اور احکام جاری کرنے والے اعصاب کو حکم رساں اعصاب کہتے ہیں۔

قوتِ حیوانی:۔ اس کا مرکز قلب ہے۔ اس سے مراد زندگی بخشنے والی قوت ہے۔ اس قوت کا دارومدار حرارتِ اصلیہ پر ہے۔ حرارتِ اصلیہ کو حرارتِ غریزی بھی کہتے ہیں۔ حرارتِ غریزی وہ حرارت ہے جو عناصرِ اربعہ کے آپس میں ملنے سے جنم لیتی ہے۔ یہ جسم کو گلنے سڑنے سے بچاتی ہے۔ روح پھونکنے کے ساتھ ہی اس حرارت کی نعمت انسان کو عطا کر دی جاتی ہے۔ جو جوانی تک بدستور بڑھتی رہتی ہے اور بڑھاپے میں بتدریج کم ہونے لگتی ہے اور موت کے وقت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرم دوا میں شفا زیادہ ہوتی ہے اور اسی وجہ سے حدیث شریف میں سنا مکی کو ہر مرض کا علاج قرار دیا گیا ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۸)۔ سنا مکی کا مزاج گرم تر ہے اور یہی عمومی صحت ہے۔

قوتِ حیوانی کو قائم رکھنے کے لئے قلب کی دو قوتیں ہر وقت کام کرتی رہتی ہیں۔ قوتِ انقباض اور قوت انبساط۔ قوتِ انقباض سے مراد قلب کا مٹھی کی طرح بند ہو جانا ہے۔ قلب کی اس حالت کے دوران بلڈ پریشر کی اوپر کی سطح ناپی جاتی ہے۔ قوتِ انبساط سے مراد قلب کا غبارے کی طرح کھل جانا ہے۔ قلب کی اس حالت کے دوران بلڈ پریشر کی نچلی سطح ناپی جاتی ہے۔ قلب کے مسلسل انقباض اور انبساط پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔

7۔ افعال

فعل سے مراد کسی عضو کی کارکردگی اور اس کا کام ہے۔ جو کام صرف ایک ہی قوت سے مکمل ہو جائے اسے فعلِ مفرد کہتے ہیں جیسے جذب کرنا یا خارج کرنا۔ اور جس کام پر ایک سے زیادہ

قوتیں صرف ہوں اسے فعلِ مرکب کہتے ہیں جیسے لقمہ نگلنا۔اس پر حلق کی قوتِ دافعہ اور معدے کی قوتِ جاذبہ دونوں استعمال ہوتی ہیں۔

جسمانی نظام

جسمانی نظام کے دو شعبے ہیں۔نظامِ بقائے حیات اور نظامِ بقائے نسل۔نظامِ بقائے حیات میں چار مختلف نظام ہیں۔نظامِ دموی، نظامِ غذائی، نظامِ ہوائی اور نظامِ بول۔نظامِ دموی کا دارومدار قلب پر، نظامِ غذائی کا دارومدار معدے پر، نظامِ ہوائی کا دارومدار پھیپھڑوں پر اور نظامِ بول کا دارومدار جگر اور گردوں پر ہوتا ہے۔ان کے ساتھ ان کے معاون اعضاء کا بھی ان نظاموں میں اہم کردار ہے۔نظامِ بقائے نسل کی دو قسمیں ہیں۔مردانہ اور زنانہ۔ان تمام چیزوں کی تفصیل تشریح الابدانکی کتب میں پائی جاتی ہے۔البتہ نظام غذائی یا نظامِ انہضام کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے۔

نظامِ انہضام

☆۔ ہر کھائی اور پی جانے والی چیز انسانی جسم میں پہنچ کر چار مرتبہ ہضم ہوا کرتی ہے۔

1 :۔ ہضمِ معدی:۔معدہ اپنی گرمائش اور مشکیزے جیسی حرکت کے ذریعے سے غذا کو محلول کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے اس محلول کو کیلوس کہتے ہیں۔فالتو چیز یعنی فضلے کو آنتوں کی طرف دھکیل دیتا ہے اور آنتیں اسے اپنی اسپرنگ (spring) جیسی حرکت (حرکتِ دودیہ) کی مدد سے نیچے کھینچ لیتی ہیں اور مقعد کے راستے خارج کر دیتی ہیں۔

معدے میں تیار ہونے والا کیلوس ماساریقا نامی نالیوں کے ذریعے جگر میں چلا جاتا ہے۔

2:۔ ہضم کبدی (کبد کا معنی جگر):۔جگر اپنی مسلسل حرکت کے ذریعے سے اس محلول کی چار تہیں بنا دیتا ہے۔یہ عمل تقریباً اسی طرح ہوتا ہے جیسے دودھ کو آگ پر رکھ کر گرم کیا جائے تو، سب سے نیچے سودا بیٹھ جاتا ہے، اس کے اوپر صفرا کی تہہ ہوتی ہے، صفرا کے اوپر خون کی تہہ ہوتی ہے اور سب سے اوپر جھاگ کی شکل میں بلغم کی تہہ چڑھ جاتی ہے۔

یہاں کا فالتو پانی گردوں کی طرف چلا جاتا ہے جو گردوں سے چھننے کے بعد پیشاب کی شکل میں مثانے میں اتر جاتا ہے اور پیشاب کی نالی کے ذریعے سے خارج ہو جاتا ہے۔جگر کا تیار کردہ محلول بارک نالیوں میں چلا جاتا ہے جو اسے مختلف اعضاء تک پہنچاتی ہیں۔

3 :۔ ہضمِ عروقی (عروق نالیوں کو کہتے ہیں۔ یہ عِرق کی جمع ہے):۔ یہ نالیاں خون کو جگر سے لے کر مختلف اعضاء تک پہنچاتی ہیں اور غیر ضروری اجزاء کو پسینے کی شکل میں خارج کر دیتی ہیں۔ جگر کے بعد یہ محلول عرف میں خون ہی کہلاتا ہے لیکن یہ سودا، صفرا اور بلغم پر مشتمل ہوتا ہے اور ان میں سے کسی ایک خلط کے غلبے کی وجہ سے اس کا رنگ کالا، پیلا یا سفیدی مائل ہوسکتا ہے۔

4:۔ ہضمِ عضوی:۔ یہ خون عروق کے ذریعے سے جب مختلف اعضاء تک پہنچ جاتا ہے تو ہر عضو اس میں سے اپنی ضرورت کے خلیے جذب کر کے نشو ونما پاتا رہتا ہے اور پرانے خلیوں کو چھوڑ دیتا ہے اور وہ ہوا میں تحلیل ہوجاتے ہیں۔ یوں انسان کا جسم پرورش پاتا رہتا ہے۔ تقریباً ہر اڑھائی سال کے بعد انسانی جسم کے تمام خلیات مکمل طور پر تبدیل ہوجاتے ہیں۔ اعضاء کے فضلے سے ناخن، بال اور منی بنتے ہیں۔

دماغ
دل
جگر

یہاں تک آپ نے سات چیزوں کی تفصیل پڑھ لی ہے۔ ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، ارواح، قویٰ اور افعال۔ ان سات چیزوں کو طب کی زبان میں امورِ طبعیہ کہا جاتا ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: **يَآ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ فِىْٓ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ** یعنی اے انسان تجھے تیرے رب سے کونسی چیز نے غافل کر دیا، جس نے تجھے خلق کیا، پھر تجھے برابر کیا، پھر تجھے اعتدال بخشا، جس صورت میں چاہا تمہیں ترکیب دیا (الانفطار :۶ تا ۸)۔

اعصابی تحریک
تحریک دماغ
دل تسکین
تحلیل جگر
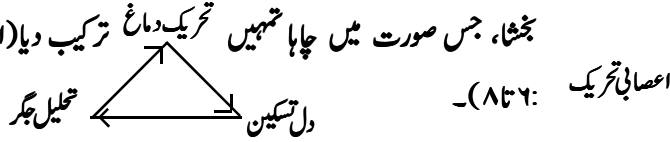
ستہ ضروریہ

ستہ ضروریہ سے مراد وہ چھ چیزیں ہیں جو انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات ہیں۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔

غدی تحریک
تسکین دماغ
دل تحلیل
تحریک جگر

(۱) سانس (۲) غذا یعنی کھانا پینا (۳) نیند یعنی سونا جاگنا (۴) استفراغ و احتباس یعنی پاخانہ، پیشاب، پسینہ وغیرہ کا اخراج یا امساک (۵) بدنی حرکت

عضلاتی تحریک
تحلیل دماغ
دل تحریک
تسکین جگر

وسکون یعنی چلنا، پھرنا، ورزش، بولنا، آرام کرنا وغیرہ (٦) حرکت وسکون نفسانی یعنی خوشی، غمی، ہنسنا، رونا وغیرہ۔

ان چھ چیزوں کا انسانی صحت میں بہت بڑا دخل ہے۔ لہذا طبیب پر لازم ہے کہ تشخیص کرتے وقت ان ضروریات پر نظر رکھے اور ان کے مطابق دوا تجویز کرنے کے ساتھ ساتھ مریض کو ضروری ہدایات بھی دے۔

دوسرا باب نمبر

دورانِ خون

☆۔ خون ہمیشہ دل سے جگر کی طرف، جگر سے دماغ کی طرف اور دماغ سے واپس دل کی طرف گردش کرتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشے میں ظاہر ہے نقشے میں موجود تیر کا نشان خون کی گردش کو ظاہر کرتا ہے۔

تحریکاتِ ثلاثہ

(i)۔ تحریک:۔ جس عضو میں اس وقت خون آ رہا ہے وہاں تحریک ہوگی۔

(ii)۔ تحلیل:۔ جس عضو میں سے خون گزر رہا ہے وہاں پر تحلیل ہوگی۔

(iii)۔ تسکین:۔ جس عضو میں سے خون گزر چکا ہے وہاں پر تسکین ہوگی۔

اقسامِ نبض

نبض دراصل قلب کی حرکات کا نام ہے۔قلب کی حالت کو جان لینے سے پورے جسم کی حالت معلوم ہوجاتی ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ انسانی جسم میں ایک لوتھڑا ایسا ہے کہ اگر یہ صحت مند ہوتو پورا جسم صحت مند ہوتا ہے اور اگر یہ بیمار ہوتو پورا جسم بیمار ہوتا ہے خبردار وہ لوتھڑا قلب ہے (مشکوۃ صفحہ ۲۴۱)۔اسی لئے حکماء فرماتے ہیں کہ جو حالت قلب کی ہوگی وہی حالت سارے جسم کی ہوگی۔

مفرد نبض کی تین اقسام ہیں۔اعصابی،عضلاتی اور غدی۔

(i)۔ اعصابی نبض: یہ نبض گہری ہوتی ہے اس کی رفتار سست ہوتی ہے لمبائی بہت کم ہوتی ہے۔

دیگر علامات : پیشاب کا رنگ سفید، پیشاب کی مقدار زیادہ، چہرے کی رنگت سفید، منہ کا ذائقہ میٹھا

(ii)۔عضلاتی نبض : یہ نبض اوپر اوپر ہوتی ہے اسکی رفتار تیز ہوتی ہے اور لمبائی زیادہ ہوتی ہے۔

دیگر علامات : پیشاب کا رنگ سرخی اور کالک مائل، پیشاب کی مقدار کم یا بندش، چہرے کی رنگت سیاہ، منہ کا ذائقہ کھٹا یا کڑوا

(iii)۔غدی نبض : یہ نبض گہرائی کے لحاظ سے درمیان میں ہوتی ہے اس کی رفتار معتدل ہوتی ہے اور لمبائی کے لحاظ سے بھی معتدل ہوتی ہے۔

دیگر علامات : پیشاب کا رنگ پیلا، پیشاب کی جلن، پیشاب کی مقدار درمیانی، پیشاب قطرہ قطرہ آنا، چہرے کی رنگت اور آنکھیں پیلی، منہ کا ذائقہ نمکین

اقسامِ مرض

اعصابی امراض:۔ رال ٹپکنا (منہ سے تھوکیں نکلنا) الٹی، دست، ہیضہ، آنکھوں سے پانی، پسینے کی کثرت، جریان، سیلان الرحم (یعنی تمام رطوبتوں والے امراض)، زکام، چھینکیں، کالی کھانسی، نامردی، جلدی امراض، چیچک، خسرہ، برص، موٹاپا، سردرد بلغمی، جوڑوں کا درد، شوگر، سرسام، نیند کا غلبہ، لو بلڈ پریشر، ملیریا، موتیا سفید، گردن توڑ بخار، بایاں فالج، دایاں لقوہ، نابینا ہو جانا، ناک کی ہڈی کا مڑ جانا

عضلاتی امراض:۔ ناک کی ہڈی کا مڑ جانا، قبض، بندشِ بول، اختلاج قلب، دل کا دورہ، ٹی بی، کینسر، بواسیر، نکسیر، کثرتِ حیض (یعنی تمام خونی امراض)، اختناق الرحم، اپینڈکس (ورم اعور زائدہ)، سردرد سوداوی، کالا یرقان، صلابت جگر، عظم جگر، صلابتِ رحم، گردوں کی پتھری، خشکی، ذات الجنب، پھیپھڑوں میں پانی پڑنا، نمونیا، خناق، تشنج، پولیو، ہائی بلڈ پریشر، پتے کی پتھری، کالا موتیا، نچلے دھڑ کا فالج، تپ دق، مسوڑھوں کا ورم (سوجن)، ورمِ لوزتین، پٹھوں کا کھچاؤ، ایڈز، لکنت (تشنج اور سکیٹر ہمیشہ عضلاتی امراض میں ہوا کرتے ہیں)۔

غدی امراض:۔ پیلا یرقان، مروڑ یا پیچش، کھانا کھاتے ہی اجابت، تقطیر البول، استسقاء (پیٹ میں پانی پڑ جانا)، تھوتھریا اماس یعنی جسم سوج جانا، سرعتِ انزال، منی کا پتلا ہونا، تمام جلن دار امراض، ہاتھ پاؤں جلنا، دایاں فالج، بایاں لقوہ، ٹائیفائیڈ، کانچ نکلنا۔

چند اہم باتیں

1۔ گردن سے اوپر اوپر کا حصہ عمومی طور پر اعصاب کے تحت شمار ہوتا ہے کمر سے اوپر اوپر کا بقیہ دھڑ غدود کے تحت شمار ہوتا ہے اور کمر سے نچلا دھڑ عضلات کے تحت شمار ہوتا ہے۔

2۔ مرض کا پہلا حملہ ہمیشہ اعصاب پر ہوتا ہے دوسرا حملہ غدود پر اور تیسرا اعضلات پر ہوتا ہے۔ یہاں سے معلوم ہو گیا کہ کوئی بھی مرض کسی بھی تحریک میں موجود ہو سکتا ہے۔ یہ محض مرض کے تازہ یا پرانا یا بہت پرانا ہونے پر منحصر ہے۔ مثلاً شروع میں زکام ہوتا ہے جو ناک سے بہتا ہے، یہ اعصابی مرض ہے، کچھ عرصہ بعد نزلہ اندر پڑنے لگ جاتا ہے، یہ غدی مرض ہے۔ اب اس کا رنگ پیلا

ہونے لگتا ہے۔اس کے بعد نزلہ اندر ہی اندر غیر محسوس طریقے سے گرنے اور جمع ہونے لگتا ہے اور خارج ہونے کا نام نہیں لیتا جسے بند نزلہ کہتے ہیں، یہ عضلاتی مرض ہے۔

دوائیں اور غذائیں

1۔اعصابی دوائیں : ۔سونف، سفید زیرہ، دھنیا، چھوٹی الائچی، ریوند خطائی، ریوند چینی، ملٹھی، سوہاگہ، لوبان، اسگندھ، گوند کیکر، قلمی شورہ، جوکھار، کاسنی، گلاب کے پھول، گاؤزبان، لسوڑیاں، آک کا دودھ، روغن ارنڈ، سقمونیا، چینی، گلوکوز، بادام، چھلکا اسپغول، عرق گلاب، ثعلب مصری، ستاور، سفیدہ، چارمغز، خشخاش۔

اعصابی غذائیں: دودھ، شلجم، کدو، چقندر، سردا، گرما، خربوزہ، تربوز، برفی، ناریل کا پانی، چاول، کھیرا، ککڑی، (تر)، پیٹھا، پودینہ، ٹنڈے، اروی، سبز توری، روغنِ بادام، کھمبی، مولی، گاجر، مکھن، میٹھا دہی، پانی، خشخاش۔

2۔عضلاتی دوائیں : ۔لونگ، دارچینی، جوتری، جائفل، تمہ، فولاد، سبز ہرڑ، کالی ہرڑ، آملے، بلیلہ، ہلیلہ، پھٹکڑی، افیون، چاندی، طباشیر، قلعی، تقریباً تمام کشتہ جات، سنکھیا، شنگرف، مرکی، ہنگ، کلونجی، تج بل، ناریل، بہمن سرخ سفید، تخم ریحان، موصلی سیاہ، چرائتہ، عودصلیب، نیم، جدوار خطائی، دھتورا، دھریک، حرمل، کیکر، اٹ سٹ، باتھو، بھکڑہ، مازو، چاکسو، رسونت، منقہ، کشمش، نیلا تھوتھا، کچلہ، اسطخو دوس، بنفشہ، عناب۔

عضلاتی غذائیں : ۔سیب، مالٹا، اچار، املی، لیموں، آلو بخارہ، انگور کھٹا، کشمش، آڑو، خوبانی، انار، ٹماٹر، پیاز، آلو گوبھی، کریلا، سبز مرچ، لوبیہ، بند گوبھی، دالیں تمام، کالے سفید چنے، گائے کا گوشت، تلی ہوئی تمام اشیاء، جامن، بیر، مکئی، باجرہ، جو، لسی، جوار، پنیر، مٹر، سرکہ۔

3۔غدی دوائیں : ۔سنڈھ، اجوائن، رائی، تیز پات، گندھک، جمال گوٹہ، شہد، کالی مرچ،

نوشادر، سنامکی، ریوند عصارہ، کالا نمک، سفید نمک، مغز بنولہ، اخروٹ، چلغوزہ، تخم گاجر، زعفران، کانچ مانچ، ہڑتال ورقیہ، ہلدی، اسطخو دوس۔

غدی غذائیں:۔ شہد، ٹنڈے، بکرے کا گوشت، مرغی کا گوشت، انڈہ، مونگ کی دال، ماش کی دال، تیتر، کیلا، آم، کھجور، زیتون کا تیل، گندم، گنا، سرسوں کا تیل، گڑ، بھنڈی توری، پالک، سرسوں کا ساگ، شہتوت، دیسی گھی، ادرک، ہلدی۔

اصولِ علاج

ایک صحت مند آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تحریک ہر چار گھنٹے بعد تبدیل ہوتی رہے۔ یوں باری باری ہر عضو تحریک میں اتارہے اور دورانِ خون تینوں اعضاء میں جاری رہے۔

علاج کا اصول یہ ہے کہ جس عضو میں تحریک ہے، اس تحریک کو اگلے عضو میں منتقل کر دیا جائے۔ یعنی تسکین والے عضو میں تحریک پیدا کر دی جائے۔ اعصابی تحریک کے امراض مثلاً شوگر، ہیضہ، جریان وغیرہ کا علاج عضلاتی دواؤں سے ہوگا مثلاً لونگ، جوتری، دار چینی، کچلہ وغیرہ۔ عضلاتی تحریک کے امراض مثلاً بواسیر، ٹی بی، دل کا دورہ وغیرہ کا علاج غدی دواؤں سے ہو گا مثلاً اجوائن، گندھک، سنڈھ، نوشادر وغیرہ۔ غدی تحریک کے امراض مثلاً یرقان، تھوتھر، مروڑ وغیرہ کا علاج اعصابی دواؤں سے ہوگا۔ مثلاً ملٹھی، سوئف، زیرہ سفید وغیرہ۔

تین اہم مرکبات

1۔غدی سوزش:۔ گندھک آملہ سار 3 تولہ، ملٹھی ۳ تولہ، سوہاگہ ۲ تولہ ملا کر باریک کر لیں۔ تیار ہے۔ مقدار خوراک: ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی۔ تمام غدی امراض کا علاج ہے۔

اعصاب دماغ
عضلات دل
غدد جگر

2۔اعصابی سوزش:۔ گندھک ۳ تولے، ہلیلہ زرد ۳ تولے، آملہ ۲ تولے۔ باریک کر لیں۔

مقدارخوراک : ایک ماشہ صبح،دوپہر،شام۔تمام اعصابی امراض کا علاج ہے۔

3۔عضلاتی سوزش :۔گندھک ۳ تولے،اجوائن ۳ تولے،نمک سفید ۲ تولے۔باریک کر لیں۔مقدار خوراک:ایک ماشہ صبح،دوپہر،شام۔تمام عضلاتی امراض کا علاج ہے۔

تیسراباب دریا

اعصاب دماغ
عضلات دل غدد جگر

پچھلے باب میں آپ نے تین تحریکیں،تین قسم کی نبض،تین قسم کے امراض اور تین ہی قسم کے علاج پڑھے ہیں۔یہ سب تحریکات،نبض،امراض اور علاج مفرد تھے اب اس باب میں ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں بیان کی جائیں گی۔اس طرح یہ چھ تحریکات،چھ نبضیں،چھ قسم کے امراض اور چھ قسم کے علاج بن جائیں گے۔اور اب یہ مرکب تحریکات،مرکب نبض،مرکب امراض اور مرکب علاج کہلائیں گے۔

تحریکاتِ ستّہ

تحریکاتِ ستہ سے مراد چھ تحریکیں ہیں۔ہر عضو اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کرتا ہے اور بعد میں اپنے سے اگلے عضو کو فراہم کر دیتا ہے۔یہ لینا اور دینا فٹ بال پھینکنے کی طرح یک بارگی نہیں ہوتا بلکہ پائپ میں چلتے ہوئے پانی کی طرح یہ عمل آہستہ آہستہ مکمل ہوتا ہے۔جتنی دیر تک کوئی عضو اپنے سے پچھلے عضو سے خون کھینچ رہا ہوتا ہے تو یہ اس کی کیمیاوی تحریک کہلاتی ہے اور جب تک اگلے عضو کو خون فراہم کرتا رہتا ہے یہ اس کی مشینی تحریک کہلاتی ہے۔ذیل میں ہر عضو کی ان دو تحریکوں کو نقشے کی مدد سے واضح کیا جاتا ہے۔

اعصاب دماغ
عضلات دل غدد جگر

1۔عضلاتی تحریک

اعصاب دماغ

(ا) عضلاتی عضلات دل اعصابی تحریک غدد جگر

اس تحریک میں عضلات اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کرتے ہیں۔ابھی تک عضلات نے غدد کا خون فراہم کرنے کا عمل شروع نہیں کیا۔یہ عضلات کی کیمیاوی تحریک ہے۔اس تحریک میں سودا جسم کے اندر رکا رہتا ہے۔

(ب)عضلاتی غدی تحریک

اعصاب دماغ
عضلات دل
غدد جگر
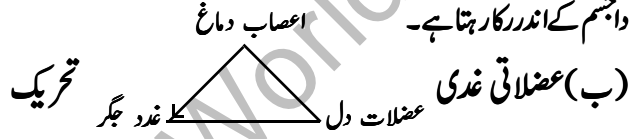
اس تحریک میں عضلات اپنے سے اگلے عضو کو خون فراہم کر رہے ہیں۔اس تحریک میں عضلات کا بہت زیادہ زور صرف ہوتا ہے،اسی لیے یہ تحریک مشینی تحریک کہلاتی ہے۔اس تحریک میں سودا،جسم سے خارج ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

اعصاب دماغ
عضلات دل
غدد جگر

2۔غدی تحریک

(ا)غدی عضلاتی تحریک

اس تحریک میں غدد اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کر رہے ہیں۔ابھی تک غدد نے اعصاب کو

خون دینا شروع نہیں کیا۔ یہ غدد کی کیمیاوی تحریک ہے۔ اس تحریک میں صفرا، جسم کے اندر رکا رہتا ہے۔

(ب) غدی اعصابی تحریک

اس تحریک میں غدد اپنے سے اگلے عضو کو خون دے رہے ہیں۔ اس تحریک میں غدد کا بہت زیادہ زور لگتا ہے اسی لیے یہ تحریک مسینی تحریک کہلاتی ہے۔ اس تحریک میں صفرا جسم سے خارج ہونے لگتا ہے۔

3۔ اعصابی تحریک

(ا) اعصابی غدی تحریک

اس تحریک میں اعصاب اپنے سے پچھلے عضو سے خون حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی تک اعصاب نے عضلات کو خون دینا شروع نہیں کیا۔ یہ اعصاب کی کیمیاوی تحریک ہے۔ اس تحریک میں بلغم، جسم کے اندر رکا رہتا ہے۔

(ب) اعصابی عضلاتی تحریک

اس تحریک میں اعصاب اپنے سے اگلے عضو کو خون دے رہے ہیں۔ اس تحریک میں اعصاب کو بہت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اسی لیے یہ تحریک مشینی تحریک کہلاتی ہے۔ اس تحریک میں بلغم، جسم سے خارج ہونے لگتا ہے۔

نوٹ :۔ یادرکھیں کہ نقشے میں دکھائی گئی خون کی گردش گھڑی کی گردش کے مطابق (Clock Wise) ہوا کرتی ہے۔لیکن مذکورہ بالا چھ نقشوں میں سے ہر عضو کی کیمیاوی تحریک والے نقشے میں تیر کا نشان گھڑی کی گردش کے خلاف (Anti ClockWise) دکھایا گیا ہے۔اس نشان کو خون کی گردش کا نشان مت سمجھیں بلکہ کیمیاوی تحریک کا نشان سمجھیں۔ ہر کیمیاوی تحریک کا نشان الٹا (Anti Clock Wise) اور ہر مشینی تحریک کا نشان سیدھا (Clock Wise) ہوتا ہے ۔جبکہ خون کی گردش ہر حال میں سیدھی (Clock Wise) جاری رہتی ہے۔

مرکب نبض

تحریکات کی چھ اقسام کے موافق اعصابی،عضلاتی اور غدی نبض میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔گویا چھ تحریکات کیلئے چھ ہی نبضیں ہیں۔ان میں سے ہر ایک کی تفصیل اس طرح ہے۔

(1)۔اعصابی نبض

(ا) اعصابی غدی نبض :۔ یہ نبض بہت گہری ہوتی ہے۔ یہ نبض دو انگلیوں کے نیچے بولتی ہے۔اس کی چوڑائی زیادہ ہوتی ہے اور رفتار نہایت سست ہوتی ہے اور بڑی مشکل سے تلاش کی جا سکتی ہے۔ بعض اوقات نبض والی شریان میں بل ہوتے ہیں اور ڈھیلی رسی کی طرح اِدھر اُدھر حرکت کرتی ہے۔

(ب) اعصابی عضلاتی نبض :۔ یہ نبض عضلات کے ساتھ تعلق کی وجہ سے پہلی نبض کی نسبت کم گہری ہوتی ہے۔ یہ نبض ایک انگلی تک لمبی ہوتی ہے۔پہلی نبض کی نسبت چوڑائی میں کم ہوتی ہے۔ اس کی رفتار بھی سست ہوتی ہے۔

(2)۔عضلاتی نبض

(ا) عضلاتی اعصابی نبض :۔ یہ نبض گہری نہیں ہوتی ۔ بلکہ ہاتھ رکھتے ہی اوپر اوپر محسوس ہونے لگتی ہے۔ایک سے تین انگلی تک لمبی ہوتی ہے۔اسکی چوڑائی کم ہوتی ہے۔مگر رفتار کافی تیز ہوتی ہے۔

(ب) عضلاتی غدی نبض :۔ یہ نبض نہایت اوپر ہوتی ہے اسکی لمبائی چار سے چھ انگلی تک ہوتی

ہےاس کی چوڑائی تمام نبضوں سے کم ہوتی ہے یعنی یہ نبض باریک ترین ہوتی ہے۔اور اسکی رفتار تمام نبضوں سے تیز ہوا کرتی ہے۔

(3)۔غدی نبض

(ا)غدی عضلاتی نبض:۔یہ نبض گہرائی کے لحاظ سے معتدل یعنی درمیانی ہوا کرتی ہے۔اس کی لمبائی چار سے چھ انگلی تک ہوتی ہے۔اس کی چوڑائی اور رفتار دونوں معتدل ہوتی ہیں۔

(ب)غدی اعصابی نبض:۔یہ نبض ہر لحاظ سے معتدل ہوا کرتی ہے۔یعنی گہرائی بھی درمیانی ،لمبائی بھی درمیانی (دو سے تین انگلی تک)،چوڑائی بھی درمیانی اور رفتار بھی درمیانی ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک معتدل المزاج اور صحت مند آدمی کی نبض غدی اعصابی ہوا کرتی ہے۔اس نبض والے مریض کو شاید ہی کوئی بیماری ہوا کرے۔

چھ قسم کے امراض

(1)۔اعصابی امراض

(ا)اعصابی غدی امراض:۔موٹاپا، جوڑوں کا درد، بلڈشوگر،سر درد بلغمی،گردن توڑ بخار،خسرہ، بندشِ حیض۔

(ب)اعصابی عضلاتی امراض:۔رال ٹپکنا،الٹی،دست،ہیضہ،آنکھوں سے پانی آنا،پسینے کی کثرت،جریان،سیلان الرحم(یعنی لیکوریا)،زکام،تمام رطوبتی امراض،چھینکیں،نامردی،جلد کے امراض،چیچک،برص،سرسام،نیند کا غلبہ،پست فشار خون (لو بلڈ پریشر)،ملیریا،موتیا سفید،بایاں فالج،دایاں لقوہ،نابینا پن،ناک کی ہڈی کا مڑ جانا، دل کا بڑھ جانا (پھول جانا)،پھیپھڑوں میں پانی پڑ جانا(پلیوریسی)،صرع دماغی،شوگر،آتشک۔

(2)۔عضلاتی امراض

(ا) عضلاتی اعصابی امراض:۔سر درد سوداوی، کالا یرقان، بواسیر بادی، نمونیا، گردوں کی پتھری، خشکی، کالی کھانسی، پولیو، اختناق الرحم، مالیخولیا، صرع معدی، قبض اور گیس۔

(ب) عضلاتی غدی امراض:۔اختلاج قلب، دل کا دورہ، ٹی بی، تپ دق، کینسر، بواسیر خونی، نکسیر، کثرتِ حیض یعنی تمام خونی امراض، ورم اعور زائدہ (اپنڈکس)، صلابتِ جگر، عظمِ جگر، صلابتِ رحم، دل کا سکڑ جانا، تشنج، ہائی بلڈ پریشر، پتے کی پتھری، نچلے دھڑ کا فالج، مسوڑوں کا ورم، ورمِ لوزتین (ٹانسلز)، پٹھوں کا کھچاؤ، ایڈز، لکنت۔

(3)۔غدی امراض

(ا) غدی عضلاتی امراض:۔یرقان (پیلیا)، کھانا کھاتے ہی اجابت، تقطیر البول، استسقاء، (پیٹ میں پانی پڑ جانا) تھوتھریا اماس (یعنی جسم کا سوج جانا) سرعتِ انزال، منی کا پتلا پن (رقت منی) ہاتھ پاؤں جلنا، میعادی بخار (ٹائی فائڈ یا تپ محرقہ)، آنتوں کا بخار اور تمام جلن دار امراض، ذات الجنب، جنون، سوزاک۔

(ب) غدی اعصابی امراض:۔ دایاں فالج، بایاں لقوہ، کانچ نکلنا، ابکائیاں، مروڑ یا پیچش، عسر طمث۔

چند اہم باتیں

(1) تشخیص امراض کی خاطر انسانی جسم کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

(ا) آدھا دائیاں سر اور دائیاں بازو اعصابی عضلاتی حصہ ہے۔یعنی اعصابی عضلاتی تحریک اس حصے کو زیادہ متاثر کرتی ہے۔

(ب) آدھا دائیاں دھڑ (ٹانگ سے اوپر اوپر) عضلاتی اعصابی حصہ ہے۔

(ج) دائیں ٹانگ عضلاتی غدی حصہ ہے۔

(د) آدھا بایاں سر اور بایاں بازو غدی عضلاتی علاقہ ہے۔

(ھ) آدھا بائیاں دھڑ غدی اعصابی علاقہ ہے۔
(و) بائیں ٹانگ اعصابی غدی حصہ ہے۔
(2) نفسیاتی طور پر اعصابی عضلاتی تحریک والے مریض میں خوف، عضلاتی اعصابی تحریک میں لذت، عضلاتی غدی تحریک میں مسرت، غدی عضلاتی تحریک میں غصہ، غدی اعصابی تحریک میں غم اور اعصابی غدی تحریک والے مریض میں ندامت پائی جاتی ہے۔

چھ قسم کی دوائیں

(1)۔اعصابی دوائیں

(ا) اعصابی غدی دوائیں :۔سونف ،سفید زیرہ، سیاہ زیرہ، ریوند خطائی، ملٹھی ، ریوند چینی، سہاگہ، آک کا دودھ (شیر مدار) سقمونیا، بادام، چھلکا اسپغول، موصلی سفید، ثعلب مصری، شیشم کے پتے، ستاور، تالمکھانہ۔
(ب) اعصابی عضلاتی دوائیں :۔ دھنیا، الائچی خوار، الائچی کلاں، لوبان ،اسگندھ ناگوری، گوند کیکر، قلمی شورہ، جوکھار، کاسنی، گلاب کے پھول، گاؤزبان، لسوڑیاں، روغن ارنڈ (کیسٹر آئل) ،چینی، گلوکوز، عرق گلاب، کالی مصری، سفیدہ، چارمغز، خشخاش، میٹھا تیلیا، چاندی، قلعی۔

(2)۔عضلاتی دوائیں

(ا) عضلاتی اعصابی دوائیں:۔فولاد، ہیراکسیس، سبز ہرڑ، کالی ہرڑ، آملہ، بلیلہ، پھٹکڑی، افیون، طباشیر ، تقریباً تمام کشتہ جات، سنکھیا، کرنجوا، تخم بالنگو، بہمن سرخ، بہمن سفید، ناریل، تخم ریحان، چرائتہ، دھتورا، نیم، دھریک ، حرمل، کیکر (اس کے تمام اجزا)، بھکھڑا ، مازو، ہڑتال گئودنتی، منقہ، نیلا تھوتھا، موچرس، بنفشہ، عناب۔
(ب) عضلاتی غدی دوائیں :۔لونگ ، دار چینی، جائفل، جوتری، مصبر ، تمہ، شنگرف مرکی، ہینگ ، کلونجی ، تج بل ، عود صلیب، جدوار خطائی، اٹ سٹ (بسکھپرا)، باتھو، چاکسو، کچلہ ،

بھلاواں،اسطخو دوس۔

(3)۔غدی دوائیں

(ا) غدی عضلاتی دوائیں: ۔سوئے،اجوائن،رائی،تیزپات،گندھک آملہ سار،بابچی،جمال گوٹہ،پارہ،زعفران۔

(ب)غدی اعصابی دوائیں: ۔شہد،کالی مرچ،مگھاں(فلفل دراز)،نوشادر،سنا مکی،ریوند عصارہ ،کالانمک، سفید نمک،اخروٹ،چلغوزہ،مکوہ،رسونت،مغز بنولہ،کچور،تخم گاجر،کانچ ماچ (مکو)،ہڑتال ورقیہ،ہلدی۔

اصولِ علاج

چھ تحریکوں میں سے ہر تحریک والے مریض کا علاج اس سے اگلی تحریک پیدا کر دینے سے کیا جاتا ہے۔یعنی اعصابی عضلاتی تحریک کا علاج عضلاتی اعصابی تحریک سے،عضلاتی اعصابی کا علاج عضلاتی غدی سے،عضلاتی غدی کا علاج غدی عضلاتی سے ،غدی عضلاتی کا علاج غدی اعصابی سے ، غدی اعصابی کا علاج اعصابی غدی سے اور اعصابی غدی کا علاج اعصابی عضلاتی تحریک سے کیا جاتا ہے۔

بعض اوقات صورتِ حال کے مطابق اگلی تحریک کی بجائے اس سے بھی اگلی تحریک پیدا کرنی پڑتی ہے۔مثلاً ٹی بی کا علاج اعصابی غدی دواؤں سے، زکام کا علاج غدی دواؤں سے اور پیلیا کا علاج عضلاتی اعصابی دواؤں سے۔سب سے پہلے نقصان دہ غذاؤں کا سدِباب کرنا چاہیے اور فائدہ مند غذائیں تجویز کرنی چاہئیں ۔چند دنوں میں اعتدال پیدا ہو جائے گا۔اب معمولی سی دوا کھلانے سے بھی تحریک بدل جائے گی۔

طبی فارماکوپیا

اعصابی غدی دوائیں

محرک:۔ ملٹھی ۷تولہ، سہاکہ ۷تولہ، آک کا دودھ نصف تولہ

ملین:۔ مذکورہ دوا میں ہم وزن ریوند خطائی ملا دیں۔

مسہل:۔ مذکورہ دوا میں ایک تولہ سقمونیا ملا دیں۔

اکسیر:۔ حجر الیہود، کہربا، نوشادر، الائچی خورد ہر ایک چھ ماشہ قند سفید دو تولہ، تھوڑی تھوڑی قند سفید ڈال کر کم از کم ایک گھنٹہ کھرل کریں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔ سردیوں میں شہد میں ملا کر چٹائیں، گرمیوں میں شربت کے ہمراہ دیں۔

تریاق:۔ ہلدی ۱۵ تولہ، شیر مدار ۱ تولہ، ملا کر ایک گھنٹہ کھرل کریں۔ حب نخودی (چنے کے برابر گولیاں) بنالیں۔ ہمراہ پانی کھلائیں۔

اعصابی غدی حلوہ مقوی:۔ میدہ گندم، تخم کدو مقشر، تخم تربوز مقشر، گوند کیکر ہر ایک دو چھٹانک، گھی خالص گائے ۴ چھٹانک، دودھ خالص گائے دو سیر۔ اول میدہ گندم کو گھی میں آہستہ آہستہ ہلکی آگ پر بھونیں جب وہ سرخ ہو جائے تو اس کو رکھ دیں پھر تخم کدو مقشر اور تخم تربوز مقشر کو بارک کر کے تھوڑا تھوڑا ڈال کر کوٹیں اور سب کو یکجا کر لیں اور پھر بھونے ہوئے میدے میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں جب دودھ خشک ہو جائے تو لکڑی کی آگ نکال کر صرف کوئلوں کی آگ پر رکھ کر آہستہ آہستہ ہلائیں اور یہاں تک پکائیں کہ اس کا پانی بالکل اڑ جائے اور اس میں لیس پیدا ہو جائے۔ تیار ہے۔ البتہ اس امر کا خیال رہے کہ گھی اس میں کافی نظر آتا ہو۔ اگر کم معلوم ہو تو مزید چھٹانک دو چھٹانک گھی گرم کر کے ڈال دیں۔ یہ یاد رہے کہ جس قدر دودھ کا پانی خشک ہوگا اور گھی زیادہ ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ دیر تک رکھا جا سکتا ہے۔ مقدار خوراک ایک چھٹانک صبح اور شام۔

جوشاندہ:۔ ملٹھی ۶ ماشے، ابریشم خام مقرض ۶ ماشے، گاؤزبان ۴ ماشے، خطمی ۴ ماشے، گل سرخ ۵ ماشے، برگ بانسہ ۱ تولہ۔

روغن:۔ شیر مدار ۵ تولہ، کافور ۱ تولہ، روغن تارپین ۲ تولہ، روغن کنجد ۱ پاؤ۔ پہلے روغن کنجد اور شیر مدار

کو آگ پر گرم کریں جب شیر مدار جل جائے تو اتار کر رکھ لیں۔ روغن تارپین میں کافور ڈال دیں۔ تھوڑی دیر میں حل ہو جائے گا۔ پھر اس روغن کو روغن کنجد میں ملا دیں۔ تیار ہے۔ داد، چمبل، خارش اور بواسیر کیلئے مقامی طور پر لگائیں۔

قطور:۔ کافور ۳ ماشے، سہاگہ ۲ تولے، عرق بادیاں ابو تل۔ سب دواؤں کو خوب کھرل کریں پھر عرق شامل کر کے چھان کر رکھ لیں۔ تیار ہے۔ ایک ایک قطرہ آنکھوں میں ڈالیں۔

اعصابی عضلاتی دوائیں

محرک:۔ قلمی شورہ، تخم کاسنی، جوکھار ہم وزن۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک دیں۔

ملین:۔ محرک میں گل سرخ ۱۰ تولہ شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ۔

مسہل:۔ ملین میں کالا دانہ بیس تولے شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

اکسیر:۔ کشتہ قلعی، طباشیر، الائچی کلاں تینوں ایک ایک تولہ، ورق نقرہ تین ماشہ۔ تینوں دواؤں کو کھرل میں ڈال کر ایک ایک ورق ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں یہاں تک کہ تمام ورق ختم ہو جائیں۔ مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔ ضرورت کے مطابق پانی، مکھن یا گلقند کے ساتھ دیں۔

تریاق:۔ افیون ایک ماشہ، لوبان کوڑیا ایک تولہ قند سفید ایک تولہ سفوف تیار کر لیں۔ مقدار خوراک نصف رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آبِ تازہ استعمال کرائیں۔

اعصابی عضلاتی خمیرہ مقوی:۔ گاؤزبان، ابریشم، کشنیز ہر ایک دس تولہ برادہ صندل سفید ۵ تولہ، الائچی خورد ایک تولہ، عرق گلاب دو سیر۔ آب انار شیریں نصف سیر، قند سفید دو سیر۔ اول گاؤزبان، ابریشم، کشنیز، صندل کو عرق گلاب میں بھگو کر ایک رات رکھیں۔ صبح آگ پر رکھیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو اس کو چھان لیں۔ پھر اس میں آب انار شیریں ملا کر اور قند سفید ڈال کر آگ پر رکھ کر خمیرے کا قوام بنالیں۔ پھر اس کو قدر گھوٹیں کہ سفید ہو جائے۔ مقدار خوراک ۵ ماشے سے ۹ ماشے تک۔ تمام خمیرے اسی طرح تیار کیے جاتے ہیں۔

جوشاندہ:۔ بہیدانہ ۳ ماشے، تخم خبازی ٦ ماشے، تخم کاسنی ٦ ماشے، تخم خیارین ٦ ماشے، چینی حسبِ ضرورت۔

روغن:۔ میٹھا تیلیہ ایک تولہ، کافور ۲ تولے، روغن تارپین ۴ تولے، کیسٹر آئل ایک پاؤ۔ میٹھا تیلیہ کو باریک کرلیں پھر کیسٹر آئل میں جلا کر چھان لیں۔ روغن تارپین میں کافور حل کر کے جلے ہوئے تیل میں ملا لیں۔

قطور:۔ افیون ۴ ماشے، قلمی شورہ ۱ تولہ، عرق گلاب ۱ بوتل۔ افیون اور قلمی شورہ کو باریک کر کے عرق میں حل کریں۔ جب اچھی طرح حل ہوجائیں تو نتھار لیں۔ ایک ایک قطرہ آنکھوں یا کانوں میں ڈالیں۔

عضلاتی اعصابی دوائیں

محرک:۔ کرنجوہ، آملہ، پھٹکڑی بریاں ہر ایک پانچ تولہ۔ سفوف بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک دیں۔

ملین:۔ محرک میں ہلیلہ سیاہ بریاں ۱۵ تولہ شامل کرلیں۔ خوراک ایک ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

مسہل:۔ ملین میں چلاپا ۲۰ تولہ ملالیں۔ خوراک ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

اکسیر:۔ سم الفار ایک ماشہ، کشتہ چاندی دو تولہ دونوں کو ملا کر کم از کم دو گھنٹے کھرل کریں۔ مقدارِ خوراک ایک چاول سے ایک رتی تک۔

تریاق:۔ سرمہ ایک تولہ، ریٹھے کا چھلکا نو تولے، اول ریٹھے کے چھلکے کا سفوف کریں پھر سرمہ سیاہ کھرل میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا سفوف ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ تمام سفوف ختم ہوجائے۔ مقدار خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ ہمراہ آبِ تازہ یا نیم گرم۔

عضلاتی اعصابی اطریفل مقوی:۔ پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ سیاہ، آملہ، بسفائج، اسطوخودوس، کشمش، مویز منقہ ہر ایک دو تولہ، کشتہ فولاد ایک تولہ۔ تمام ادویہ کا سفوف بنالیں۔ پھر روغن بادام دس تولہ میں چرب کر کے ایک سیر چینی کا قوام تیار کر کے اس میں شامل کرلیں۔ مقدار خوراک ٦ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح وشام پانی یا مناسب بقدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

جوشاندہ:۔گل بنفشہ ٦ ماشے،عناب ٦ دانے خوب کلاں ٦ ماشے،منقہ ٩ دانہ،چینی حسب ضرورت۔

روغن:۔روغن کنجد ٧ تولے،روغن صندل ١ تولہ۔دونوں کو ملا لیں۔

قطور:۔پھٹکڑی ٦ ماشے،افیون ٤ ماشے، چھلکا ہرڑ زرد ١ تولہ،عرق گلاب ایک بوتل۔سب دوائیں باریک کر کے عرق گلاب میں حل کر لیں۔پھر موٹے کپڑے سے چھان لیں۔ایک ایک قطرہ آنکھوں یا کانوں میں ڈالیں۔آنکھ کا درد،موتیا،نظر کی کمزوری، پانی بہنا،سرخی،سوزش،جلن،روشنی کا برداشت نہ ہونا وغیرہ کیلئے بے حد مفید ہے۔کان کے درد کا بہترین علاج ہے۔بیرونی زخموں پر بھی لگا سکتے ہیں۔

عضلاتی غدی دوائیں

محرک:۔لونگ ایک تولہ، جوتری ٢ تولہ، دارچینی ٣ تولہ کو سفوف بنا لیں خوراک ٤ رتی سے ایک ماشہ تک۔

ملین:۔محرک میں مصبر چھ تولہ شامل کر لیں خوراک ٤ رتی سے ایک ماشہ تک۔

مسہل:۔ملین میں حنظل ٤ تولے شامل کر دیں۔خوراک ٤ رتی سے ایک ماشہ تک۔

اکسیر:۔شنگرف رومی ایک تولہ،مرمکی تین تولہ دونوں کو مسلسل ایک گھنٹہ کھرل کریں۔مقدار خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسبِ ضرورت۔

تریاق:۔اجوائین دیسی حسب ضرورت لے کر بغیر پیسے ایک چینی کے برتن میں ڈال لیں۔پھر اس میں تیزاب گندھک اتنا ڈالیں کہ اجوائین بمشکل تر ہو سکے۔پھر اس کو محفوظ مقام پر پندرہ بیس یوم تک رکھ دیں۔ جب اس کا دانہ نرم ہو گیا ہو تو بہتر اگر دانہ سخت ہو تو کچھ روز اور رہنے دیں۔ پھر کھرل میں ڈال کر یا اسی برتن میں آدھا گھنٹہ کھرل کر لیں۔تیار ہے۔گولیاں بنا لیں یا اسی طرح استعمال کرائیں۔خوراک دو رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب نیم گرم دیں۔

عضلاتی غدی معجون مقوی:۔کچلہ ایک تولہ، جائفل، جوتری،لونگ، دارچینی،خولنجاں، بالچھڑ،

افسنتین ہر چیز ایک تولہ۔تمام ادویات کو سفوف کر کے، تین پاؤ شہد کا قوام تیار کر کے اس میں ملا کر معجون تیار کر لیں۔مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

جوشاندہ:۔زوفا ۶ ماشے، پر سیاوشاں ۶ ماشے، انجیر ۲ عدد، سبوس گندم ۶ ماشے۔

روغن:۔مال کنگنی ۵ تولہ، کچلہ ا تولہ، لونگ ا تولہ، روغن کنجد ایک پاؤ۔سب دواؤں کو روغن کنجد میں جلا کر چھان لیں۔

قطور:۔نیلا تھوتھا ۸ رتی، دار چکنا ۲ رتی، عرق گلاب ایک بوتل۔نیلا تھوتھا اور دار چکنا کو نہایت باریک پیس کر عرق میں حل کر لیں۔تیار ہے۔ایک ایک قطرہ آنکھ یا کان میں صبح، دوپہر، شام ڈالیں۔آشوبِ چشم، نزول الماء، پانی بہنا، نظر کی کمزوری، جالہ، ککرے، پھولہ کا بہترین علاج ہے۔کان درد، کان بہنا، کان کی سوزش، بہرا پن اور بیرونی زخموں کیلئے بہترین دوا ہے۔

غدی عضلاتی دوائیں

محرک:۔اجوائن دیسی، تیز پات، رائی۔ہر ایک چار تولہ۔سفوف کر کے ملا لیں۔خوراک ایک ماشہ سے چھ ماشہ تک۔

ملین:۔محرک میں ۱۲ تولے گندھک ملا لیں۔خوراک نصف ماشہ سے دو ماشہ تک۔

مسہل:۔ملین میں ایک تولہ جمال گوٹہ شامل کر لیں۔خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک۔

اکسیر:۔پارہ ایک تولہ، گندھک سات تولہ۔دونوں کو کم از کم ایک گھنٹہ کھرل کریں۔مقدار خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسبِ ضرورت۔اس اکسیر کو کجلی بھی کہتے ہیں۔

تریاق:۔مرچ سرخ ایک چھٹانک، رائی دو چھٹانک باریک پیس کر گولیاں بقدر نخود بنائیں مقدار خوراک ایک گولی سے چار گولیوں تک ہمراہ آب نیم گرم استعمال کرائیں۔

غدی عضلاتی جوارش مقوی:۔مربہ آملہ خشک دس تولہ، زنجبیل، پودینہ، اجوائن دیسی، فلفل سیاہ، مصلگی، فلفل دراز، عقرقرحا، بادیاں، زیرہ سیاہ ہر ایک اڑھائی تولہ، زعفران ۹ ماشے۔مربہ آملہ کو

باریک کوٹ کر حلوہ بنالیں پھر تمام ادویات کا سفوف بنا کر اس میں ملالیں، تمام دواؤں کے وزن سے دوگنی چینی (قند سفید) اور ادویات کے وزن کے برابر خالص شہد لے کر قوام تیار کر کے ادویات کو اس میں ملالیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ۔

جوشاندہ:۔ اجوائین ۳ ماشے، تیز پات ۶ ماشے، رائی ۶ ماشے، چینی حسب ضرورت۔

روغن:۔ ست اجوائن ۱ تولہ، ست پودینہ ۶ ماشے، روغن تارپین ۴ تولہ، روغن تارا میرا ایک پاؤ۔ پہلے ست اجوائن اور ست پودینہ دونوں کو ایک صاف شیشی میں ملالیں۔ تھوڑی دیر بعد اس میں روغن تارپین ملالیں تا کہ تمام ست اچھی طرح حل ہو جائیں۔ اس کے بعد اس میں روغن تارا میرا ملالیں۔

کحل:۔ مامیراں چینی ۱ تولہ، مغز تخم نیم ۲ تولہ۔ مسلسل دو گھنٹہ تک کھرل کریں۔ تیار ہے۔

غدی اعصابی دوائیں

محرک:۔ زنجبیل ۵ تولہ، نوشادر ۲ تولہ، کالی مرچ ۱ تولہ کو ملالیں۔ خوراک ۲ رتی سے دو ماشہ تک دیں۔

ملین:۔ محرک میں ۸ تولہ سنا مکی ملالیں۔ خوراک ۳ رتی سے ۳ ماشہ تک دیں۔

مسہل:۔ ملین میں ریوند عصارہ ۵ تولہ شامل کرلیں خوراک ایک رتی سے دو ماشہ تک۔

اکسیر:۔ ہڑتال ورقیہ ایک تولہ، زنجبیل ۴ تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ۔ تین گھنٹے کھرل کریں۔ خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک حسب ضرورت۔

تریاق:۔ شیر مدار ۲ تولہ، سہاگہ ۷ تولہ، زنجبیل ۵ تولہ، پپلا مول ۳ تولہ۔ شیر مدار کے علاوہ باقی تمام دواؤں کو باریک پیس لیں۔ پھر شیر مدار میں ملا کر خوب کھرل کریں۔ تیار ہے۔ مقدارِ خوراک ۲ رتی تا ۴ رتی۔

غدی اعصابی لبوب مقوی:۔ مغز چلغوزہ، پستہ، مغز اخروٹ، فندق، کنجد مقشر، مغز تخم خربوزہ، مغز تخم خیاین، مغز تخم پنبہ دانہ، ثعلب مصری، بادام شیریں، تخم گزر، تخم پیاز، ہر ایک دو تولہ۔ تمام ادویات کا سفوف کر کے تین گنا شہد کا قوام بنا کر لبوب تیار کرلیں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح شام

ہمراہ دودھ نیم گرم دیں۔

جوشاندہ:۔افیتمون ۶ ماشے، انیسوں ۶ ماشے، بادیاں ۶ ماشے، زنجبیل ۶ ماشے۔

روغن:۔مشک کافور ۲ تولہ، ست پودینہ ا تولہ، روغن بیدا بجیر ا پاؤ، روغن تارپین ۴ تولہ پہلے کافور اور ست پودینہ کو روغن تارپین میں حل کر لیں پھر روغن بیدا بجیر ملا دیں۔ تیار ہے۔

قطور:۔نوشادر ٹھیکری ۶ ماشے، ہلدی ا تولہ، ست پودینہ نصف ماشہ، عرق بادیاں ا بوتل۔تمام دواؤں کو تھوڑا تھوڑا عرق ڈال کر کھرل کریں۔ اسکے بعد چھان کر رکھ لیں۔ ایک ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔

کس مریض کو کس طاقت کی دوا دینا ہوتی ہے

عام حالات میں محرک دوا پر اکتفا کرنا چاہیے اور محرک ادویہ کو معمولی ادویہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر مریض کو قبض ہو تو ملین دینا چاہیے۔ اگر رکے ہوئے مواد کا اخراج مقصود ہو تو مسہل دینا چاہیے۔ اگر مرض پرانا اور مزمن ہو تو اکسیر دینا چاہیے۔ اکسیر کی خاصیت یہ ہے کہ فوراً جسم میں جذب ہو جاتا ہے اور برقی رو کی طرح جسم کے اندر دور دراز تک چلا جاتا ہے اور اس کا اثر جسم میں طویل مدت تک قائم رہتا ہے۔ تریاق کا استعمال اس وقت کرنا چاہیے جب مرتے ہوئے مریض کی جان بچانا مقصود ہو۔ جب مریض کی جان بچ جائے تو حسبِ ضرورت محرک یا اکسیر وغیرہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ مقوی ادویہ اس وقت دی جاتی ہیں جب مریض مکمل طور پر شفایاب ہو جائے تا کہ شفا کے بعد کمزوری دور ہو جائے اور مرض دوبارہ عود نہ کر سکے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق مقدار دینی چاہیے۔

صَلَّی اللّٰهُ الْبَارِیُ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا وَ هَادِیْنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ

☆......☆......☆

چوتھاباب سمندر

امراض کی ایک اور لحاظ سے تقسیم:۔مرض کی دو اقسام ہیں۔

(i)۔ مقامی : مثلاً چوٹ لگ جانا، ہڈی کا پھول جانا یا ٹوٹ جانا، زہریلی چیز کھانے سے معدے کا چھلنی ہونا، ایسے امراض کا علاج مقامی طور پر کیا جاتا ہے۔مثلاً پٹی باندھنا، مالش کرنا وغیرہ۔

(ii)۔ خلطی : جس کا تعلق اخلاط کی کمی بیشی (عدمِ اعتدال) سے ہے۔ایسے امراض کا علاج مناسب مزاج کی دواؤں سے کیا جاتا ہے۔اور وہ دوائیں مریض کو کھانی پڑتی ہیں۔

قرابادینی دواؤں کے مزاج:۔مختلف کمپنیوں کی بازار میں دستیاب ادویہ کے بارے میں ایک اہم بات یہ ہے کہ تقریباً تمام خمیرے اعصابی ہوتے ہیں مثلاً خمیرہ خشخاش، خمیرہ گاؤزبان، خمیرہ ابریشم، خمیرہ بادام وغیرہ۔

تقریباً تمام اطریفل اور معجون عضلاتی ہوتے ہیں۔مثلاً اطریفل اسطخودوس، اطریفل زمانی، اطریفل کشنیز، معجون جالینوس، معجون عشبہ، معجون برشعشا وغیرہ۔مگر صرف معجون فلاسفہ میں عضلاتی اور غدی ادویہ ملی جلی شامل ہیں اور اس کا مجموعی مزاج غدی عضلاتی اور غدی اعصابی کے درمیان ٹھہرتا ہے اور یہ بڑا ہی زبردست مزاج ہے۔

تقریباً تمام جوارش غدی ہوتے ہیں ۔مثلاً جوارش جالینوس، جوارش زرعونی، جوارش کمونی مگر جوارش شاہی اعصابی دوا ہے اور جوارش املی عضلاتی دوا ہے۔

رازکی باتیں:۔تقریباً ہر میٹھی اور سفید چیز اعصابی ہوتی ہے، تقریباً ہر کھٹی اور کڑوی چیز عضلاتی ہے۔تقریباً ہر نمکین چیز غدی ہے۔مگر یہ قواعد کلیہ نہیں جیسا کہ ہر جگہ ''تقریباً'' کے لفظ اور استثناء کی وضاحت سے ظاہر ہے۔

غذا کی نسبت دوا تیزی سے عمل کرتی ہے اور عام دوا کی نسبت کشتہ تیزی سے عمل کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ غذا کی نسبت تھوڑی سی دوا جلد اثر دکھاتی ہے اور عام دوا کی نسبت تھوڑا سا کشتہ

جلد اثر دکھاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ تحریک ہی مرض کا سبب بنے بلکہ تسکین اور تحلیل بھی مرض کا سبب بن سکتی ہیں۔ مثلاً رحم کی صلابت اور پتے کی پتھری غدد میں انتہا درجہ کی تسکین کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح فالج تحلیل کے باعث ہوا کرتا ہے۔

تحریک کی جگہ پر سردی اور سکیڑ ہوتی ہے، تسکین کی جگہ پر رطوبت ہوتی ہے اور وہ جگہ پھول جاتی ہے، تحلیل کی جگہ پر حرارت ہوتی ہے اور وہ جگہ پھیل جاتی ہے۔

تحریک اگر پرانی ہو جائے تو تحریک کے مقام پر سوزش ہو جاتی ہے۔ اگر تسکین پرانی ہو جائے تو وہاں تخدیر ہو جاتی ہے اور اگر تحلیل پرانی ہو جائے تو وہاں استرخا ہو جاتا ہے۔

یہ راز بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ مرد کا غالب مزاج عضلاتی ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی وجہ امتیاز ذَکر ہے اور مرد کا ذَکر عضلاتی عضو ہے۔ عورت کا غالب مزاج غدی ہوتا ہے اس لئے کہ رحم ایک غدی عضو ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ :مَـآءُ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ یعنی عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے (مسلم جلد ا صفحہ ۱۴۵)۔ عورت کے پانی کے پیلا ہونے میں اس کے مزاجاً صفراوی ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اس کے پتلا ہونے میں گرم مزاج کی طرف اشارہ ہے۔

عضلات کا کام حرارت کو پیدا کرنا، غدد کا کام حرارت کو روکنا اور اعصاب کا کام حرارت کو خارج کرنا ہے۔

بچے کا مزاج اعصابی ہوتا ہے اس لئے کہ بچہ ابھی تک ان عضلاتی یا غدی اعضاء کے بلوغ تک نہیں پہنچا ہوتا اسی لئے بچوں کو الٹی، دست زیادہ ہو جاتے ہیں اور بوڑھے پن میں مَـنْ نُّـعَـمِّـرْهُ نُـنَـكِّـسْـهُ فِي الْخَلْقِ (جسے ہم بوڑھا کر دیتے ہیں اسے واپس بچپنے کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ سورۃ یٰسین: ٦٨) کے تحت بچہ پن عود کر آتا ہے۔ اسی لئے بچوں اور بوڑھوں کو ٹھنڈی دوائیں دیتے وقت احتیاط سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ بالغ حضرات کے اکثر امراض کا تعلق جنسیات سے ہوتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کی جنسی خرابیوں اور خصوصاً عورتوں کے حیض کی خرابی کی وجہ سے عجیب و

غریب علامات سامنے آسکتی ہیں۔

متضاد امراض:۔ عام طور پر طلباء کو یہی پڑھایا جاتا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی تحریک چل رہی ہوتی ہے۔اور کبھی دو تحریکوں کے امراض جمع نہیں ہو سکتے۔لیکن عملی میدان میں تجربہ ہوا ہے کہ بعض اوقات متضاد امراض بھی باہم جمع ہو سکتے ہی۔مثلاً کسی مریض کو بیک وقت پیلا یرقان اور ذیابیطس ہو سکتے ہیں۔حالانکہ یرقان غدی مرض ہے اور ذیابیطس اعصابی مرض ہے۔اسی طرح کسی مریض کو دل کا دورہ اور ذیابیطس ہو سکتے ہیں۔ایسے مریضوں کے امراض فی الحقیقت متضاد ہوتے ہیں یا نہیں ، یہ ایک دقیق اور علمی بحث ہے۔آپ اتنا سمجھ لیجئے کہ بعض اوقات کسی مرض کا علاج کرتے کرتے نسخہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے مرض تو ٹھیک نہیں ہوتا مگر تحریک بدل جاتی ہے اور اگلی تحریک کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے،انگریزی دواؤں میں یہ پرابلم نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے۔کیونکہ انگریزی دواؤں میں مؤثر اجزاء کو چن کر دوا تیار کی جاتی ہے اور دوا کا بھوسہ پھینک دیا جاتا ہے جس سے دوا کا قدرتی پن ختم ہو جاتا ہے۔طاقت بڑھ جاتی ہے مگر ضمنی اثرات تیز ہو جاتے ہیں۔

متضاد امراض کی صورت میں کبھی عام اصول سے ہٹ کر علاج کرنا پڑتا ہے مثلاً اگر ایک مرض اعصابی ہو اور دوسرا اعضلاتی تو ایسی صورت میں لامحالہ غدی دوا ہی باقی رہ جاتی ہے جو مریض کو کھلائی جا سکتی ہے۔بعض اوقات کھائی جانے والی دوا کے ساتھ ساتھ مالش یا ٹکور بھی کرنا پڑتی ہے۔بعض اوقات طبِ یونانی کے قرابادینی نسخوں اور آیورویدک ادویہ کو بھی اختیار کرنا پڑتا ہے۔طبیب کو ان تمام ضروریات پر دسترس ہونی چاہیے۔

دوا کا عمل بالخاصہ اور عمل بالمزاج

بعض دوائیں اپنے مزاج کے مطابق عمل کرتی ہیں جبکہ بعض دوائیں اپنی خداداد خاصیت کے مطابق عمل کرتی ہیں خواہ ان کا مزاج کچھ بھی ہو۔

مثلاً تمام کشتہ جات اپنی خاصیت کے مطابق اپنی خصوصی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں، اسی طرح مغلظ دوائیں منی کو گاڑھا کرتی ہیں خواہ انکا مزاج کچھ بھی ہو۔عود صلیب اور جدوار خطائی دماغ

کے سدے کھولنے کی خاصیت رکھتی ہیں۔ مرجان دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ یاقوت دل کو طاقت دیتا ہے اور فولاد جگر کو طاقت دیتا ہے۔ حالانکہ مزاج ان سب کا عضلاتی ہے۔ متضاد امراض کی صورت میں وہ ادویہ زیادہ کامیاب رہتی ہیں جو عمل بالخاصہ کرتی ہوں۔ انگریزی دواؤں کا عمل ہمیشہ بالخاصہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ مزاج اور گرمی سردی کو نہیں جانتے بلکہ یہ لفظ بولنے سے ہی بعض ڈاکٹر چڑ جاتے ہیں اَلنَّاسُ اَعْدَاءٌ لِمَا جَهِلُوْا یعنی جو چیز لوگوں کی سمجھ سے باہر ہو اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

ایسی صورتِ حال میں طبیب کیلئے ضروری ہے کہ مفردات کے خواص سے باخبر ہو اور اپنی ضرورت کے مطابق نسخہ تیار کر سکے یا کسی مرتب شدہ نسخے میں مناسب تبدیلی کر سکے۔

سمندر کے طالب علم کے لیے مناسب ہے کہ ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور یونانی طریقہِ علاج سے بھی متعارف ہو۔ تین خلطوں یا چار خلطوں کے اختلاف سے پریشان نہ ہو۔ تحقیق کے میدان میں تعصب نہیں بلکہ مخلوقِ الٰہی کی خدمت پیشِ نظر رہنی چاہیے۔ ایلوپیتھی میں بلغم، سودا اور صفراء کی جگہ الکلی، ایسڈ اور سالٹ کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ ہومیوپیتھی میں بالترتیب سفلس، سائیکوسس اور سورا کی اصطلاحات رائج ہیں۔ ہومیوپیتھی والے ان تینوں کو اخلاط کی بجائے میازم (Miasm) کہتے ہیں۔ ان تین چیزوں کو نظریہ مفرد اعضاء کی زبان میں آتشکی مادہ، بواسیری مادہ اور سوزاکی مادہ کہا جاتا ہے۔ اگر اس گروپنگ کی اچھی طرح سمجھ آ جائے تو ایک ماہر طبیب دوسرے طریقہِ علاج سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

یہ کائنات محققین کیلیے ایک عظیم تجربہ گاہ ہے۔ اس میں نہ علم کی کمی ہے نہ حکماء کی، نہ امراض کی کمی ہے نہ مریضوں کی، نہ دواؤں کی کمی ہے نہ نسخہ جات اور طریقہ ہائے علاج کی، نہ دریافت شدہ دواؤں کی کمی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ اسرار کی، علاج بالغذا، علاج بالدواء، یونانی علاج، نظریہ مفرد اعضاء کیمطابق علاج، ہومیو علاج، ایلوپیتھی علاج، نفسیاتی علاج، آکوپنکچر، موسیقی سے علاج (لٰکِنْ لَا یَجُوْزُ)، رنگوں اور روشنیوں سے علاج، ورزشوں سے علاج اور اسکے علاوہ اللہ ہی جانے اس کی وسیع کائنات میں کیا اسرار پوشیدہ ہیں۔ فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے۔ ہماری کیا اوقات! اے اللہ ہمارے علم میں اضافہ فرما رَبِّ زِدْنِىْ عِلْماً۔

اہم کشتہ جات

بارہ سنگھا:۔ٹکڑے ٹکڑے کر کے خشک لکڑیوں پر جلالیں پھر گھی گوار کے لعاب میں ٹکیہ بنا کر کوزہ میں سات کلو آگ دیں۔ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں۔ٹکیوں کو کھلی ہوا میں رکھیں۔دو چار روز میں سفید ہو جائیں گی۔مقدارِخوراک دو تا چار چاول۔کثرت حیض،رقت خون،درد پسلی،اسہال مزمن،نمونیا، نفث الدم،سیلان الرحم،قولنج،بلغمی کھانسی،ریشہ،ضعف باہ،فالج کے لیے مفید ہے۔اس کا مزاج غدی عضلاتی ہے۔

دوسرا طریقہ:۔بارہ سنگھا کے ٹکڑے کر کے شیر مدار سے تر کر کے کوزہ گلی میں بند کر کے ایک من اپلوں کی آگ دیں۔سرد ہونے پر نکال کر باریک کر لیں۔نصف رتی صبح،دوپہر،شام ہمراہ شہد یا مناسب بدرقہ کھلائیں۔نمونیا،کھانسی،وجع المفاصل،قولنج اور حرارت کی کمی کا مؤثر علاج ہے۔

ہڑتال گئودنتی:۔اسے جس بھی چیز کے نغدے میں رکھ کر تقریباً آٹھ دس کلو اوپلوں کی آگ دیں یہ اسی چیز کا مزاج اپنے اوپر غالب کر لیتی ہے۔مثلاً باہ کیلئے دھتورا،دردوں کیلئے گھی کوار،بخاروں کیلئے مہندی،کیکر اور نیم کے پتے،تپ دق کے لئے آک کا دودھ یا ارنڈ کے پتے وغیرہ وغیرہ۔ مقدارِخوراک ۲ رتی صبح،دوپہر،شام۔

کچلہ:۔تین دن تک پانی میں بھگو کے رکھیں۔روزانہ ایک جوش دے دیا کریں۔تین دن کے بعد چھیل کر چیریں اور پتا نکال دیں۔دیسی گھی میں بریاں کر لیں مگر احتیاط رہے کہ کچلے مکمل جل نہ جائیں۔آگ سے اتار کر چھلنی کے ذریعے گھی سے الگ کر لیں اور اخبار وغیرہ کے ذریعے گرم گرم کچلوں پر سے گھی خشک کر لیں اور جلدی جلدی گرائنڈر وغیرہ میں ڈال کر پیس ڈالیں۔ٹھنڈے ہو جائیں تو پیسنا مشکل ہوتا ہے۔میدے کی چھلنی میں سے گزار لینا کافی ہے۔کچلہ اعصاب کا بادشاہ ہے۔مقدارِخوراک ۱ تا ۴ رتی دن میں ایک یا دو بار ہمراہ مناسب بدرقہ۔

مرجان:۔ایک چھٹانک شاخ مرجان لے کر آدھا کلو گلاب کے پھول یا ایک پاؤ مکھن میں رکھ کر پندرہ کلو آگ دیں۔دو سے چار چاول ہمراہ خمیرہ گاؤزبان،مکھن یا شہد کھلائیں۔بلغمی کھانسی،نزلہ

زکام، ٹی بی اور دماغی کمزوری کا علاج ہے۔

قلعی:۔ایک تولہ قلعی لے کر جو کے برابر ٹکڑے کر لیں۔ دس تولہ بھنگ یا دس تولہ مغز بنولہ میں نغدہ بنا کر دوا و پلوں میں گڑھا کر کے ان کے درمیان رکھیں۔ دس کلو آگ دیں اور اگلے روز احتیاط سے نکال لیں۔ ایک تا دو رتی ہمراہ مکھن۔ سوزاک، سرعت، رقت اور ذکاوت کا بہترین علاج ہے۔

فولاد:۔ ہیرا کسیس اور میٹھا سوڈا ہم وزن لیکر الگ الگ برتنوں میں بھگو دیں۔ پھر کسی تیسرے برتن میں ان دونوں کا محلول یکجا ڈال دیں۔ یاد رکھیں کہ یہ تیسرا برتن خوب بڑا ہونا چاہیے۔ یہ دونوں دوائیں کیمیائی عمل کی وجہ سے کھولنا اور ابلنا شروع کر دیں گی۔ تھوڑی دیر بعد دوا سکون میں آ جائے گی۔ اس کا پانی نتھار لیں۔ نیچے فولا درہ جائے گا۔ اس فولاد کو دھوپ میں خشک کر لیں اور اگر جلدی مقصود ہو تو آگ پر خشک کر لیں۔ بہترین کشتہ فولاد تیار ہے۔ دراصل فیرس سلفیٹ (FeSo4) اور سوڈیم بائی کاربونیٹ (NaHCo3) کے باہمی کیمیائی عمل کے بعد گندھک کا تیزاب اور میٹھا سوڈا ایک دوسرے کو کھا جاتے ہیں اور باقی خالص فیرس یعنی فولا درہ جاتا ہے۔ ضعفِ جگر، ضعفِ باہ، جریان اور خون کی کمی کے لئے مفید ہے۔ جوڑوں کے درد، کالے یرقان اور بخار کے مریضوں کو نقصان دیتا ہے۔ مقدارِ خوراک ایک رتی صبح نہار منہ دہی پر ڈال کر کھلائیں۔ اسے دوسری دواؤں میں بھی ملا کر دیا جا سکتا ہے۔

صدف:۔ کسی بھی طرح سے جلا کر پیس لیں۔ تیار ہے۔ مقدارِ خوراک ا رتی تا ۲ رتی۔

شنگرف:۔ ایک تولے کی ڈلی لے کر سرخ مرچ کی لکڑی کے کوئلہ کی آدھا کلو راکھ کے درمیان لوہے کی کڑاہی میں داب دیں۔ اوپر توا ڈال کر پانچ سیر بیر یا کپاس یا تلوں کی لکڑی سے تین گھنٹے تک آگ دیں۔ سرد ہونے پر آہستہ سے نکال لیں۔ خوراک آدھا تا ایک چاول ہمراہ دودھ، گھی، مکھن۔ باہ کے لئے عدیم المثال ہے۔ اسی طریقے سے ہڑتال طبقی کا کشتہ بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔

سنکھ:۔ حسبِ ضرورت سنکھ لے کر سرکہ یا شراب میں بھگو کر رکھیں۔ دو دن کے بعد نکال کر باتھو کے نغدہ میں رکھ کر پچیس کلو او پلوں کی آگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال کر باریک کر لیں۔ بہترین کشتہ

سنکھ تیار ہے۔خوراک چار رتی تا ایک ماشہ۔ ہر قسم کے بخار، خصوصاً زہریلے جراثیمی امراض مثلاً ملیریا اور ٹی بی وغیرہ میں نافع ہے۔جس مریض کو سانپ نے کاٹا ہوا سے ہر پانچ یا دس یا پندرہ منٹ بعد ایک ایک ماشہ کھلائیں۔

چند اہم نسخہ جات

1۔مقویٔ دماغ:۔ دھنیا کے چاول، خشخاش، مغز بادام، مغز بنولہ۔ہم وزن لے کر باریک کر لیں۔ چھ ماشے صبح شام ہمراہ آب تازہ کھلائیں۔دماغ کو طاقت دیتا ہے، نیند آور ہے۔کمزوری ہو تو اس میں فولاد ملا سکتے ہیں۔فرمودہ حضرت قبلہ سائیں امیر بخش جمالی قدس سرہ۔

2۔سفوفِ زکام:۔ ہلیلہ سیاہ اور گندھک آملہ سار ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔نزلے زکام کے علاج میں جوشاندے کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

3۔حَبِ اسطخو دوس:۔ اسطخو دوس، بسفائج، حنظل، رائی ہم وزن لے کر باریک کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ چنے برابر گولیوں کو حب نخودی بھی کہتے ہیں۔دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔دائمی زکام، دردِ شقیقہ اور سر میں جمے ہوئے مواد کا بہترین علاج ہے۔دماغ کو صاف کرتی ہے اور حافظے کو تیز کرتی ہے۔

4۔نزلہ بند:۔ گندھک ۳ تولہ، اجوائن ۳ تولہ، نوشادر ۲ تولہ۔باریک کر لیں۔ایک ماشہ تا دو ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔جما ہوا نزلہ اور بلغم جو خارج ہی نہ ہو، اس کا بہترین علاج ہے۔

5۔حبِ صابر:۔ گندھک، حنظل، رائی ہم وزن لے کر باریک کر کے حب نخودی بنالیں۔دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔موٹاپا، بندش حیض، قبض، بلغم کی زیادتی، شوگر اور تمام اعصابی امراض کا علاج ہے۔

6۔حبِ مقوی خاص:۔ کچلہ، فولاد، رائی ہم وزن لے کر باریک کر کے حب نخودی بنالیں۔دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا دودھ کھلائیں۔ہیضہ، شوگر، باہ اور اعصابی امراض کے لئے مفید ہے۔

7۔ اکسیر مرگی:۔لہسن ایک پوتھیہ اڑھائی تولہ، دیسی گھی پانچ تولہ۔لہسن کو گھی میں جلا کر چھان لیں۔ تیار ہے۔ دورے کے وقت دو تین قطرے ناک میں ڈالیں۔ عام حالت میں تین قطرے روزانہ ڈالتے رہیں۔ چندروز کے استعمال سے انشاءاللہ شفا ہو جائے گی۔بعض مریضوں کی ناک سے ایک کیڑا نکلتا ہے۔

8۔ دوائے دمہ:۔حنظل اتولہ، سرخ مرچ اتولہ، منقہ اتولہ۔ باریک کر کے حب نخودی بنالیں۔ ایک تا دو گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ نیم گرم پانی کھلائیں۔پھیپھڑوں میں جمی ہوئی تمام بلغم پاخانہ کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔

9۔تریاق سل:۔ہلدی ے تولہ، شیر مدارا تولہ۔ایک گھنٹہ کھرل کر کے کالی مرچ برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی۔فوری طور پر بخار اتارنے کیلئے غدی اعصابی اکسیر دیں اور معاون دوا کے طور پر اکسیر بادیاں بھی کھلائیں۔کم از کم دو ماہ علاج کریں۔اکسیر بادیاں کانسخہ یہ ہے۔

10۔اکسیر بادیاں:۔ہلدی، سونف، ملٹھی ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ایک تا تین ماشے صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔نزلہ، زکام، کھانسی، ٹی بی، بدہضمی، قبض کا بہترین علاج ہے۔

11۔تریاق خناق:۔ریٹھہ اتولہ، پانی ایک پاؤ۔ ریٹھہ کو باریک پیس کر پانی میں ابال لیں۔ تیار ہے۔اس نیم گرم پانی کے غرارے کریں۔ پانی کو کافی دیر تک منہ میں رکھیں اور مواد تھوکتے رہیں۔گاڑھی بلغم خارج ہوگی۔اس کے فوراً بعد گرم دودھ میں گھی ملا کر پلا دیں۔انشاءاللہ فوراً آرام آ جائے گا۔اس کے ساتھ غدی اعصابی مسہل بھی کھلائیں۔

12۔تریاق معدہ:۔گندھک اتولہ، پودینہ اتولہ، اجوائن ۲ تولہ۔ باریک کرلیں۔ایک تا تین ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔معدہ کے تمام امراض کے لئے تریاق ہے۔

13۔ہاضم:۔اجوائن ۴ تولہ، سنڈھ اتولہ، مگھاں اتولہ، کالی مرچ اتولہ، کالا نمک اتولہ۔ باریک کر لیں۔خوراک اماشہ۔

14۔ پیلیا یعنی یرقان کا علاج:۔آلو بخارا پندرہ گرام، آلو املی ۱۵ گرام، کسٹہ ۱۰ گرام، ہلیلہ

زرد۲۰ گرام، ہلیلہ سیاہ۲۰ گرام، آملہ۵ گرام، بہیڑا۱۰ گرام، تخم کاسنی ۵ گرام، شاہترہ ۵ گرام۔ موٹا موٹا کوٹ کر رات کو مٹی کے برتن میں ایک پیالہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل پن کر نہار منہ پلا دیں۔ یہی دوا دوبارہ بھگو دیں اور دوسرے دن پھر پلائیں۔ یہ نسخہ دو دن چلے گا۔ اسی طرح کے پانچ نسخے تیار کرکے دس دن میں ختم کر دیں۔ انشاء اللہ العزیز یرقان جڑھ سے ختم ہو جائے گا۔

15۔ پتھری توڑ:۔ سنگ یہود، سنگ دانہ مرغ، میٹھا سوڈا، نمک سفید، قلمی شورہ۔ ہم وزن لے کر خوب باریک کرلیں۔ خصوصاً سنگ یہود کو باریک کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ تیار ہے۔ ایک ماشہ صبح ، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا شربت بزوری کھلائیں۔ اگر یہ دوا مندرجہ ذیل جوشاندے کے ہمراہ کھلائی جائے تو اس کا عمل کئی گنا تیز ہو جاتا ہے۔

16۔ جوشاندہ پتھری توڑ:۔ سرپھوکہ، کلتھی، تخم کاسنی، تخم خربوزہ دو دو تولے لیکر سب کو موٹا موٹا کوٹ کر تین پاؤ پانی میں بھگو دیں صبح آگ پر رکھیں جب تقریباً آدھا سیر پانی رہ جائے تو چھان کر حسبِ ذائقہ شکر ملا کر مریض کو پلائیں۔ یہ ایک دن کی دوا ہے۔ صبح، دوپہر، شام پلا کر ختم کر دیں۔ اگلے روز نئی دوا تیار کریں۔

17۔ حبِ بیش:۔ میٹھا تیلیہ ا تولہ، میٹھا سوڈا ۱۰ تولے، سورنجاں شیریں ۱۰ تولے۔ حب نخودی بنا لیں یا سفوف ہی رہنے دیں۔ چار رتی تا ا ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔ کینسر، جوڑوں کا درد، عرق النساء کا علاج ہے۔ مسکن ہے۔

18۔ حبِ کینسر:۔ نیلا تھوتھا ا تولہ، کالی مرچ ۱۰ تولہ، سورنجاں شیریں ۱۰ تولہ۔ باریک کرلیں۔ چار رتی تا ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔

19۔ حبِ نرگس:۔ کالی زیری، کوڑ، رائی، سورنجاں، پپلا مول ہم وزن۔ حب نخودی بنا لیں۔ دو گولیاں صبح ، دوپہر، شام۔ زبردست مصفی خون ہے۔ تمام اعصابی اور عضلاتی امراض میں مفید ہے۔ محترم حکیم صفدر علی صفوری صاحب کا تجویز کردہ ہے۔

20۔ کیڑے مار:۔ کرنجوا ایک دانہ لے کر پیس کر اس میں گڑ ملا کر بچے کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ تمام

کیڑے تھیلی سمیت باہر آ جائیں گے۔

21۔تریاق بواسیر:۔ ریٹھہ خشک ا تولہ، تارا میرا ۵ تولہ، شیر مدار ۳ ماشہ۔ پہلے ریٹھہ کو باریک کر لیں پھر اس میں تارا میرا باریک کر کے ملا دیں پھر شیر مدار ڈال کر خوب کھرل کریں اور حبِ نخودی بنالیں۔ایک تا دو گولی صبح ، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا دودھ کھلائیں۔اگر مریض حرارت کی کمی محسوس کرے تو غدی عضلاتی ملین کھلائیں۔

22۔غدی اعصابی ہاضم:۔ سنڈھ ا تولہ، مرچ سیاہ ا تولہ، فلفل دراز ا تولہ، نوشادر ٹھیکری ا تولہ، پودینہ ۲ تولہ، گندھک آملہ سار ۴ تولہ، میٹھا سوڈا ۴ تولہ، ریوند خطائی ۴ تولہ، سوئف ۴ تولہ، نمک سفید ۸ تولہ۔ باریک کرلیں۔ چار رتی تا ایک ماشہ صبح ، دوپہر، شام ہمراہ پانی کھلائیں۔ زبردست ہاضم، کاسرِ ریاح اور مصفی خون ہے۔معدہ اور جگر کیلئے آبِ حیات ہے۔

23۔معینِ حمل:۔ کنڈیاری سفید گل والی ا تولہ، زیرہ سیاہ ا تولہ، داڑھی پیپل ا تولہ۔باریک کرلیں۔ تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے بچھڑا جنا ہو۔حیض کے فوراً بعد تین دن کھلانے سے حمل ہو جاتا ہے۔وہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ نرینہ۔اگر اس کا استعمال ایک ہفتہ تک کرایا جائے تو ہمیشہ کے لئے سو بدل جاتی ہے۔

دوسرا نسخہ یہ ہے۔پیپل کی داڑھی ۴ تولہ، برادہ ہاتھی دانت ۴ تولہ، تخمِ شونگی ا تولہ، ناگ کیسرا تولہ۔ باریک کرلیں۔حیض سے فارغ ہونے کے بعد چار ماشہ صبح ، دوپہر، شام ہمراہ پانی یا قہوہ دیں۔

24۔عسرِ ولادت:۔ برگ ہانس اڑھائی تولہ آدھا سیر پانی میں پکائیں جب نصف رہ جائیں تو اتار کرمل چھان کر تین ماشہ سہاگہ بریاں کے ساتھ پلا دیں۔انشاءاللہ فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا۔کبھی کبھار آدھے آدھے گھنٹے کے وقفے سے تین خوراکیں دینا پڑتی ہیں۔

25۔کثرتِ طمث:۔ تخم سریالہ سالم ا تولہ صبح ، دوپہر، شام ہمراہ دودھ کھلائیں۔انشاءاللہ فوراً خون بند ہو جائے گا۔ کثرتِ طمث کا علاج غدی اعصابی، اعصابی غدی یا عضلاتی اعصابی داؤں سے

کرنا چاہیے۔ کشتہ سنگجراح ہمراہ شربت انجبار کثرتِ طمث اور حمل کے دوران خون آنے کا بہترین علاج ہے۔

26۔حبِ مدر حیض:۔ بلادرا تولہ، حنظل ۳ تولہ، رائی ۳ تولہ، کلونجی ۳ تولہ۔ باریک کر کے حبِ نخودی بنالیں۔ دو گولیاں صبح، دوپہر، شام۔ بندش حیض، ورم رحم، لیکوریا، موٹاپا کا مفید ترین علاج ہے۔

27۔سدا جوانی:۔ ثعلب مصری، موصلی سفید، مغز بنولہ، چھلکا اسپغول۔ پہلی تین دواؤں کو باریک کر کے چھلکا اسپغول ملا دیں۔ تیار ہے۔ ایک تولہ آدھے کلو دودھ میں کھیر پکا کر صبح نہار منہ کھائیں۔ حسبِ ذوق گھی اور چینی ملا سکتے ہیں۔

28۔حبِ بلادر:۔ حرمل ۵ تولہ، کرنجوا ۵ تولہ، تارامیرا ۵ تولہ، بلادرا تولہ، نیلا تھوتھا ۶ ماشہ۔ باریک کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ پانی دیں۔ موٹاپا، شوگر، جریان، سیلان الرحم، دمہ، پرانا زکام اور کچی ریشہ دار کھانسی کے لئے تریاق ہے۔ اگر کسی مریض کو اس دوا کے کھانے سے خارش شروع ہو جائے تو دوا بند کر دیں اور غدی عضلاتی مسہل یا ملین دیں اور غدی عضلاتی ملین کو تیل میں ملا کر مالش کرائیں۔

29۔حبِ بنسلوچن:۔ زہر مہرہ خطائی، دانہ الائچی خورد، ست گلوہ، طباشیر اصلی ایک ایک تولہ۔ کافور، کونین سلفیٹ تین تین ماشہ۔ خوب باریک کر کے اسپغول کے شیرہ کے ذریعے نخودی گولیاں بنالیں۔ ایک گولی بخار سے تین گھنٹے پہلے، دوسری دو گھنٹے پہلے اور تیسری ایک گھنٹہ پہلے کھلا دیں۔

30۔حبِ سورنجاں:۔ پوست ہلیلہ زرد جو بے داغ ہو، سورنجاں شیریں، مصبر تین تین تولہ لے کر کوٹ چھان لیں اور سوئف کے پانی کی مدد سے اکیس گولیاں بنالیں۔ ہر روز صبح ایک گولی نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ سات روز بلا ناغہ کھلا کر پھر سات دن کے لئے بند کر دیں۔ پھر سات روز مسلسل کھلائیں۔ اسی طرح ایک ہفتہ کھلائیں اور ایک ہفتہ ناغہ کریں۔ چھ ہفتوں میں اکیس گولیاں ختم ہو جائیں گی۔ بادی اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

31۔حب وجع المفاصل:۔سفوف گل مدار ایک تولہ،فلفل سیاہ ایک تولہ،مصبر ایک تولہ،سورنجاں شیریں ۲ تولہ،کچلہ مدبر ۲ تولہ،سوڈا سلی سلاس ۲ تولہ۔باریک کر کے گوند کیکر کی مدد سے نخودی گولیاں بنالیں۔دو گولیاں صبح،دوپہر،شام ہمراہ نیم گرم پانی کھلائیں۔وجع المفاصل،عرق النساء،نقرس،وجع الورک اور تمام ریاحی دردوں کا زبردست علاج ہے۔

32۔خارشی:۔گندھک آملہ سار،کالی زیری،گیرو ہم وزن لیکر باریک کرلیں۔دو ماشے صبح،دوپہر،شام ہمراہ پانی کھلائیں۔یہی دوا ایک تولہ لے کر آدھا پاؤ سرسوں کے تیل میں ملا کر سارے بدن پر مالش کریں۔تیل،مچھلی،کھٹی چیز اور قابض غذا سے پرہیز کریں۔دوا شروع کرنے سے پہلے کیسٹر آئل کے ذریعے ہلکا سا جلاب دے لیں۔تر خارش کا علاج ہے جسے جرب بھی کہتے ہیں اور پنجابی میں اسے پاں کہتے ہیں۔

33۔ناسور کا علاج:۔سانپ کی کینچلی جلا کر اس کی راکھ کو برگد کے دودھ میں ڈال کر مرہم بنالیں۔اس میں روئی بھگو کر ناسور میں رکھیں۔انشاءاللہ دو ہفتے میں زخم بھر جائے گا۔

34۔ذیابیطس،جوڑوں کا درد،قبض،بدہضمی،گیس کے لیے:۔چھلکا ہلیلہ زرد ۵ تولہ،سنڈھ ۵ تولہ،سنا مکی ۵ تولہ،سورنجاں شیریں ۵ تولہ،کشتہ کچلہ اڑھائی تولہ۔خوب باریک کرلیں۔تہائی چمچ چھوٹا سے آدھا چمچ تک صبح دوپہر شام ہمراہ پانی کھلائیں۔مریض کمزوری محسوس کرے تو ہمراہ دودھ دیں۔

35۔بلند فشارِ خون کا علاج:۔اجوائن دیسی آدھا پاؤ،کچور ایک چھٹانک۔باریک کرلیں۔آدھا چمچ چھوٹا صبح،دوپہر،شام ہمراہ پانی کھلائیں۔

36۔بواسیر (ہر قسم) کا جوٹی کا علاج:۔جمال گوٹہ ایک تولہ،سم الفار ایک ماشہ،دودھ ایک کلو،بروزہ ۵ تولہ،چھلکا ریٹھہ ۵ تولہ،مغز ریٹھہ ۵ تولہ،تخم نیم ا تولہ،نیلا تھوتھا مدبر ا تولہ۔

جمال گوٹہ صاف کر کے باریک کرلیں،اس میں سم الفار پیس کر ملا دیں اور اب دونوں چیزیں دودھ میں ملا کر کھویا بنالیں۔جب کھویا بننے کے قریب ہو تو باقی چیزیں ملا دیں۔چھوٹے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ایک گولی صبح دوپہر شام کھلائیں،زیادہ تکلیف ہو تو دو یا تین گولیاں بھی دے سکتے ہیں۔

37۔مرہم (شوگر والے زخم، کاربینکل اور دیگر خطرناک زخم کا علاج):۔سندھور۵تولہ، کتھا سفید۵تولہ، مردہ سنگ۵تولہ، پینسلین کا ٹیکہ دوعدد (طاقت ۴۰ لاکھ)۔تمام دوائیں باریک کر کے ملا دیں۔اس دوا کے دو حصے کریں، آدھی دوا اسی طرح خشک حالت میں کسی ڈبے میں رکھ دیں اور بقیہ آدھی دوا میں آدھا کلوگرام ویسلین ملا کر مرہم بنالیں۔اگر زخم تر ہے تو اس پر خشک دوا چھڑکیں اور اوپر سے پٹی باندھ دیں، اگر زخم خشک ہے تو پھر اس پر ویسلین والا مرہم لگا کر پٹی باندھ دیں۔

ایسے مریض کو کھانے کے لیے یہ دوا دیں: کچور، دھماسہ، تخم ستیاناسی، ہم وزن لے کر باریک کریں اور زیرو کے کیپسول بھرلیں اور دو کیپسول صبح دوپہر شام کھلائیں۔

38۔تریاقِ گردہ:۔ٹھیکری نوشادر ا تولہ، سہاگہ ا تولہ، سجی کھار ا تولہ، قلمی شورہ۲ تولہ، الائچی کلاں ۳ تولہ، تخم بکائن۲ تولہ، تخمِ نیم۲ تولہ، سنگ یہود۳ تولہ، پارہ ا تولہ، گندھک آملہ سارے تولہ۔ پارہ اور گندھک کی کجلی بنا کر باقی دوائیں باریک کر کے ملا دیں۔

39۔حب سورنجاں:۔سورنجاں شیریں ۱۰ تولہ، چھلکا ہلیلہ زرد۵تولہ، مصبر۵تولہ، کالی مرچ۲ تولہ، سقمونیا ا تولہ۔باریک کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔دو گولیاں صبح دوپہر شام کھلائیں۔

40۔حبِ کزاز:۔جائفل ا تولہ، جوتری ا تولہ عقرقرحا ا تولہ، فلفل دراز۲ تولہ، بالچھڑ۲ تولہ، ہینگ ۳ تولہ، آبِ لہسن ۱۰ تولہ۔باریک کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ایک یا دو گولیاں صبح دوپہر شام کھلائیں۔

41۔سوتکی بخار:۔مگھاں، سنا مکی، باؤبڑنگ، ایلوا، منقیٰ، مغز بادام۔ہم وزن لے کر بکری کے دودھ کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ایک تا دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ دودھ پتی۔یہ دوا ریاحی دردوں اور رحم کے امراض کے لیے بھی مفید ہے۔

42۔چھپاکی (الرجی):۔خاکسی، خطمی، منقیٰ، عناب، گل بنفشہ۔ہر ایک آدھا تولہ ایک گلاس گرم پانی میں ڈال دیں اور پھر پُن کر پلا دیں۔صبح دوپہر شام پلائیں۔

43۔خارش (ہر قسم):۔گندھک آملہ سار۵تولہ، رائی۵تولہ، چھلکا ریٹھہ۵تولہ، ہلدی۵تولہ، کشتہ

نیلاتھوتھا اتولہ۔ پانچ سو ملی گرام کے کیپسول بھرلیں۔ ایک کیپسول صبح دوپہر شام کھلائیں۔

کشتۂ نیلا بنانے کا طریقہ یہ ہے: نیلاتھوتھا ایک پاؤ، کافور آدھا کلوگرام، لوبان کوڑیا ایک کلوگرام۔ کوجے میں اس طرح بند کریں کہ سب سے نیچے آدھا لوبان، اس کے اوپر آدھا کافور، اس کے اوپر نیلاتھوتھا رکھیں۔ پھر اس کے اوپر بقیہ آدھا کافور اور اس کے اوپر بقیہ آدھا لوبان رکھیں۔ گل حکمت کر کے پانچ کلو اپلوں کی آگ دیں۔

اوپر لگانے کے لیے: گندھک ۵۰ گرام، سہاگہ بریاں ۳۰ گرام، زنک آکسائیڈ ۳۰ گرام (یہ لوہے والے سے ملے گا)، کافور ایک ٹکیہ۔ سفوف بنا کر رکھ دیں۔ پندرہ گرام فی مریض سرسوں کے آدھا پاؤ تیل میں ملا کر دن میں کم از کم ایک مرتبہ اوپر لگائیں۔ اگر گھبراہٹ محسوس ہو تو شربت بزوری یا صندل دیں، اگر کمزوری ہو تو شربت فولاد دیں۔

-44

☆......☆......☆

ادویہ سازی کے آداب

۱۔ بیک وقت ایک سے زیادہ دوائیں بنانا شروع نہ کریں۔

۲۔ دوری مضبوط خریدیں جسکا پتھر نہ گھستا ہو اور اگر گرائنڈر استعمال کرنا ہو تو اسپیشل بنوائیں جس میں حسبِ ضرورت زیادہ دوا پس سکے۔

۳۔ اگر دوا زہریلی ہو تو اسے گرائنڈر میں ہرگز نہ ڈالیں اور جب دوری استعمال کریں تو اس کو پونچھنا کافی نہیں ہے بلکہ برش وغیرہ سے دھونا ضروری ہے۔

۴۔ ہر دوا کا الگ ڈبہ، بوتل، برنی یا مرتبان تیار کریں اور اس کے اوپر اس دوا کا نام لکھیں ورنہ بعض اوقات بڑی بڑی قیمتی دوائیں عدمِ شناخت کی وجہ سے ضائع کرنا پڑ جاتی ہیں۔

۵۔ اپنے نسخہ جات کی ڈائری مکمل رکھیں تا کہ بوقت ضرورت کسی بھی مرکب کے اجزاء دیکھے جاسکیں۔

۶۔ اساتذہ کے نسخوں میں اپنی طرف سے تبدیلی کرنے سے گریز کریں البتہ مہارت اور مفردات

شناسی کے بعد ایسا کرنا جائز ہے۔

۷۔اپنے مطب کو صاف ستھرا رکھیں، دواؤں کے برتن ترتیب سے رکھیں۔طبیب کی صفائی، وقار اور شخصیت مریض کو متاثر کرتی ہے اور حصول شفاء میں نفسیاتی اثر دکھاتی ہے۔

☆......☆......☆

چند سنہری باتیں (Some Golden Tips)

ا۔کبھی خود کو بڑا حکیم نہ سمجھیں ۔دنیا میں بڑے بڑے طبیب اور اللہ کے پسندیدہ لوگ پائے جاتے ہیں۔اگر کوئی مرض سمجھ میں نہ آئے تو مریض کو کسی بہتر حکیم یا اساتذہ کے پاس بھیجنے میں عار محسوس نہ کریں۔

۲۔نامحرم خواتین کا علاج کرتے وقت شریعت کا مکمل لحاظ رکھیں اور ان سے اپنی ماؤں اور بہنوں کی طرح پیش آئیں۔
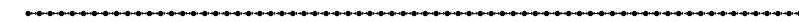
۳۔دوا کے دام مناسب لگائیں ۔مکمل تقویٰ اور خوفِ خدا کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔کم از کم بیوہ، یتیم، طالبعلم، اور غریب لوگوں سے پیسے نہ لیں۔سادات سے بھی پیسے نہ لیں خواہ وہ امیر ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ مَنْ عَمِلَ بِھٰذَا وَاھْدِ مَنْ تَرَکَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ سَیِّدِنَا وَمَوْ لٰینَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

☆......☆......☆......☆......☆